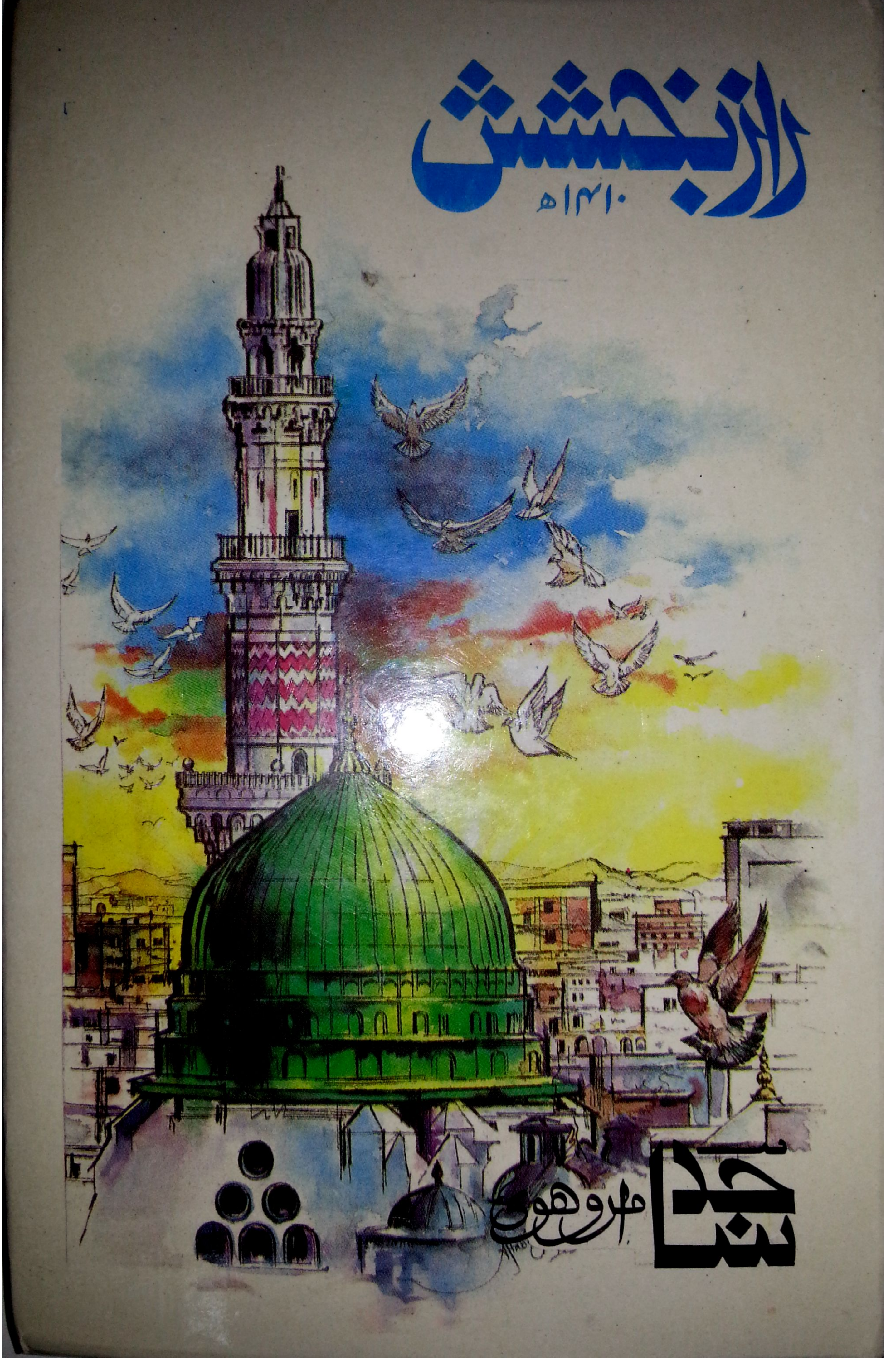

راز بخشش
١٤١٠ھ
امروہوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رازِ حقیقت

۱۴۱۰ھ

ثناؔ امروہوی

تسلسلِ رازِ بخشش

۱۹۹۰ء

کوائف	۵	آپ کا عشق ہے ایمان رسول عربی	۲۹
تعارف	۶	رشتہ نبی سے جوڑ لو حق مہرباں رہے	۳۱
انتساب	۷	عہد سرکار سے جو کیا ہے مومنو اس کو ایسے نباہو	۳۳
بقلم خود	۸	عقل نے جب بھی بے وفائی کی	۳۵
پیش لفظ	۱۰	روزِ ازل سے شافعِ محشر مرے رسول	۳۷
ساجد امروہوی کی نعت گوئی	۱۲	یوں تو پیارے ہیں سب انبیا ہی	۳۹
تاریخیں	۲۱	بس ہے یہ علاجِ دلِ بیمار کی صورت	۴۱
حمد	۲۳	جس نے آقا کا رتبہ نہ سمجھا	۴۴

عقل کا اندھا ہے جو اُن کو نہ سمجھے سامنے ۴۷
عقلِ سلیم ہے تو پھر سرورِ دیں سے پیار کر ۴۹
بھٹکے ہوئے راہی جب آقا کو صدا دیں گے ۵۱
قبر کے واقعات سے پہلے ۵۳
نبی کا عشق خدا کی وِلا سے دُور نہیں ۵۵
غریبوں بے سہاروں کو مسرّت کا پیام آیا ۵۷
دل کو نسبت شہِ زماں سے کہاں ۵۹
مجھ کو بندہ تمہیں آقائے عرب ہونا تھا ۶۱
اُن کی ٹھوکر حیات جیسی ہے ۶۳
قِسمت پہ کروں ناز میں ایسا جو کہیں ہو ۶۵
اُن کے رُخ کے مقابل کہاں ۶۷
نخل آیا سامنے اور سر بسجدہ ہو گیا ۶۹
جہاں یادِ حق کے ہیں سلسلے جہاں ذکرِ پاک رسولؐ ہے ۷۱
ذرّے ماہتاب ہو گئے ۷۳
اُن کی ہر بات کو اخلاص کا دریا کہیئے ۷۵
ہے محرمِ حق کون، بھلا تم سے زیادہ ۷۷
نام اُن کا مُدام لیتا ہوں ۷۹
توفیق دے خدا ہمیں کارِ ثواب کی ۸۱
ساتھ ہے نام حق کے نام اُن کا ۸۴
جن کے گداؤں کا گدا افضل ہیں باکمال ہے ۸۷
کون گِنوائے گا صفات اُن کی ۸۹
اِس درجہ معتبر مرے آقا کی ذات ہے ۹۱
اُن کے نام پر جینا خلد کی ضمانت ہے ۹۳
جب بھی ہو آپ کی دید آقا ۹۵
گدائے کوئے محمدؐ عجیب کیسا ہے ۹۷
مضحکہ بھی اُڑا کے دیکھ لیا ۹۹
اسیرِ زُلف رسالت مآب کوئی نہیں ۱۰۱
حاصل ہر نظارہ مدینہ ۱۰۳
کِسی کو کچھ نہ مِلا ان کی بخششوں کے بغیر ۱۰۵
آپ کے نام سے ہے کام رسولِ عربی ۱۰۷
وجہِ تخلیقِ دو جہاں تم ہو ۱۰۹
میں جس کو عشقِ محمدؐ میں مبتلا دیکھوں ۱۱۱
آئی بادِ صبا مدینے سے ۱۱۳
جو دل میں کچھ بھی خلافِ حبیب رب ہو گا ۱۱۵
ذہن اس شخص کا رسا کیا ہو ۱۱۷
حاصل اسے حمایتِ ربِّ جلیل ہو ۱۱۹
تمہاری عظمتِ کردار آقا ۱۲۱
مرضیٔ اللہ کی ضامن ہے اُلفت آپکی ۱۲۴
سب سے اچھا لقب آپ کا ۱۲۷
اک ہم کہ اُن کے ذکر سے بے زار ہو گئے ۱۲۹
دے دیں شاہی وہ خستہ حالوں کو ۱۳۱
توصیفِ مصطفٰے کہاں میری زباں کہاں ۱۳۳

جو خود کو نبی پر فدا کر چکے ہیں ۱۳۵

کون سا گوشہ یہاں نور سے معمور نہیں ۱۳۷

واللیل اُن کی زلفِ دوتا کی ثنا میں ہے ۱۳۹

خلق کا مدّعا مصطفےٰ ۱۴۱

عرفان ہے، ایقان ہے، ایمان ہے، دیں ہے ۱۴۳

ہم ناز اُٹھائیں گے سدا بادِ صبا کے ۱۴۵

مل جائے آپ کا جو سہارا مرے حضور ۱۴۷

طوق گردن میں جگ ہنسائی کا ۱۴۹

جب اطاعت حق کی ٹھہری طاعتِ ذاتِ رسول ۱۵۱

جزوِ ایماں ہے اُن کی الفت بھی ۱۵۴

یہ کارِ حق ہے کیسے مدحتِ خیر الوریٰ کیجے ۱۵۷

دھوپ کا سلسلہ کہاں تک ہے ۱۵۹

جو انہیں قبول ہو گیا ۱۶۱

خُلق کی مٹی میں طاعت کے شجر پیدا کرو ۱۶۳

درِ نبی کا پتہ اولیا سے ملتا ہے ۱۶۵

آسماں کی زمیں کی بات کرو ۱۶۷

ہے زہد میں نہ گریۂ شام و سحر میں ہے ۱۶۹

جاں فدا کی نہ دل نثار کیا ۱۷۱

میرے ہمدم مرے غم خوار رسولِ عربی ۱۷۳

بخشوا لیں گے رحم کھا کے مجھے ۱۷۵

بنا کے عشق کو جب میر کارواں دیکھا ۱۷۷

حق نے قرآن میں خدا کی قسم ۱۷۹

حشر میں سر سے بلا نار کی ٹالی کیسی ۱۸۱

حق کا رستہ کدھر سے ملتا ہے ۱۸۳

آپ جیسا نہیں کونین میں اعلیٰ کوئی ۱۸۵

درِ فردوس کی کنجی ہے اطاعت اُن کی ۱۸۷

شاہِ اُمم کا بخش کے اعزاز آپ کو ۱۸۹

وہ کبھی اپنے ہی قد کے نہ برابر آئے ۱۹۱

رہ بر رہِ حیات میں طاعت ہے آپ کی ۱۹۳

میرے سرکار مدینے میں بُلا لو مجھ کو ۱۹۵

کون سمجھے کون جانے انتہائے مصطفےٰ ۱۹۷

واللیل ہے حضور کی زُلفِ دوتا کا نام ۱۹۹

بصد خلوص بصد احترام آتا ہے ۲۰۱

وہ اپنے در پہ ہم کو بُلائیں تو بات ہے ۲۰۳

مرحبا فرش پہ وہ عرش مقام آتے ہیں ۲۰۵

اُن کے کرم کا مہر کا لُطف کا کیا شمار ہے ۲۰۷

دل میں جب عشقِ نبی انجمن آرا ہوگا ۲۰۹

میری منزل ہے تمہاری رہ گزر آقا مرے ۲۱۱

نبی چاہے تو عرفانِ خدا دے ۲۱۴

اُمید ہے کرمِ چشمِ مصطفےٰ سے مجھے ۲۱۷

میں کہاں اور مدحتِ سرکارِ دو عالم کہاں ۲۱۹

بھیج رہا ہوں مُدام تم پہ درود و سلام ۲۲۲

جملہ حقوق بحقِ مصنّف محفوظ

کوائف

نام کتاب ـــ رازِ بخشش

مصنّف ـ ساجد حسین ساجد امروہوی

سنِ اشاعت ـ ۱۹۹۰ء، ۱۴۱۰ھ

تعداد ـــ پانچ سَو

کتابت ـــ کفیل امروہوی

طباعت فوٹو آفسیٹ پرنٹرس بلیماران دہلی

قیمت ـــ پچاس روپے

ناشرین

خُرّم مرزا، خضر مرزا

ملنے کا پتہ

مرزا محمد زبیر ابنِ سیفی محلہ سدّو امروہہ

نیشنل بُک ڈپو بازار گزری امروہہ

مصنف کا تعارف

نام ــــ مرزا ساجد حسین

تخلص ــــ ساجد امروہوی

تاریخ پیدائش ـ ۱۸؍ جنوری ۱۹۴۳ء

تعلیم ـ ایم۔ اے (انگریزی، تاریخ، معاشیات)

بی۔ ایس سی۔ بی۔ ایڈ

ملازمت ـ اُستاذ امام المدارس امروہہ

تلمذ ـ والد محترم حضرت رؤف امروہویؒ

و برادر معظم ڈاکٹر مرزا احمد حسین سیفی امروہوی

ارادت ـ حضرت ملا رضا حسین صاحبؒ

حضرت رؤف امروہویؒ

حضرت سید معین الدین صاحب جعفری بابو میاںؒ

پتہ ــــ محلہ سدو امروہہ

اِنتساب

میں اپنے اس مجموعۂ کلامِ نعت

رازِ بخشش

کو

مقبولِ بارگاہِ رسولِ گرامی
اپنے والدِ محترم حضرت الحاج ماسٹر
حافظ محمد عبدالرؤف صاحب

رؤفؔ امروہوی

رحمۃ اللہ علیہ کی رُوحِ پُرفتوح
سے منسوب و معنون کرتا ہوں

خاکِ پائے بزرگاں

ساجد امروہوی

بقلمِ خود

میں اب تک صرف خط لکھنے کی حد تک نثر لکھتا رہا ہوں۔ مجھ سے کسی جاذبِ نظر تحریر کی امید فضول ہوگی۔ مگر اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں کچھ باتیں ضابطۂ تحریر میں لانا ضروری ہیں اس لئے یہ رسم بھی ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

سب سے پہلے میں اللہ ربّ العزت کے حضور شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھ جیسے بے بضاعت و بے وسائل انسان کو 'رازِ بخشش' کی اشاعت کے وسائل مہیا فرمائے۔ قبلہ والد صاحب مرحوم و مغفور نے اب سے پانچ چھ سال پہلے فرمایا تھا کہ "تم کلام یکجا کرو ہم چھپوا دیں گے" مگر میں نے اپنی کاہلی کی بنا پر اُس موقع کو گنوا دیا۔ اصل میں میں نے ایک سال لگاتار جلسۂ نعت خوانی میں ہر جمعہ کو ایک نئی نعت اُنہیں سُنائی تھی اس کاوش کے انعام کے بطور انہوں نے یہ پیشکش فرمائی تھی۔ واقعتاً والد صاحب مرحوم کی ہمت افزائی اور جلسۂ نعت خوانی کی برکت سے ہی میری نعتوں نے ایک مجموعہ کی شکل اختیار کرلی۔

میں محترم بھائی نثار احمد صاحب فاروقی کا تہہِ دل سے متشکر ہوں کہ انہوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود 'پیش لفظ' تحریر فرمایا۔ اور وقتاً فوقتاً اپنے مشوروں سے نوازا۔ میں اپنے رفیقِ کار جناب ڈاکٹر امام مرتضیٰ صاحب

کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری شاعری پر تبصرہ فرمایا۔

عزیزم کفیل امروہوی جو اس کتاب کے کاتب اور تزئین کار ہیں وہ بھی میرے تشکر کے مستحق ہیں انہوں نے بڑی جانفشانی سے 'رازِ بخشش' کو سجایا ہے۔ مرزا افسر حسن بیگ افسر امروہوی اور جناب شمیم نقوی کا بھی تہہِ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے تاریخی نام نکالنے میں بہت جگر کاوی کی۔ آخر کار افسر بھائی کا تجویز کردہ نام 'رازِ بخشش' طے کیا گیا۔

میں اپنے قارئین کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ وہ کوتاہیوں کو نظر انداز فرما دیں اور غلطیوں سے مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ان کا ازالہ ہو سکے۔

حمد کے سلسلے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے ایک سو دو (۱۰۲) ناموں کو سجع میں نظم کیا ہے حدیث میں پائے جانے والے ۹۹ ناموں کے علاوہ تین نام معطی، صادق اور ستار بھی کچھ محدثین نے تحریر فرمائے ہیں میں نے انہیں بھی نظم کیا ہے۔ نیز محمدؐ کے اعداد ۹۲ کے مطابق ہی یہ مجموعہ ۹۲ نعتوں پر مشتمل ہے۔

آخر میں، میں اپنے سب قارئین کی خدمت میں ملتجی ہوں کہ وہ میرے لئے دعائے خیر کے ساتھ ساتھ اگلی کتاب (جو نعتوں اور منقبتوں کا مجموعہ ہو گی) کی اشاعت کے وسائل کی فراہمی کے سلسلے میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گزار ہوں۔

احقر

ساجد امروہوی

ڈاکٹر نثار احمد صاحب فاروقی
صدر شعبۂ عربی۔ دہلی یونیورسٹی دہلی

پیش لفظ

حسّان الہند مدّاحِ رسول حضرت رؤف امروہوی قدّس سرّہٗ کی ذاتِ گرامی صرف امروہہ کے لیے ہی باعثِ فخر نہیں، وہ ہندوستان کے نعت گو شعراء میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے جتنی طویل مدّت تک نعت گوئی و نعت خوانی کی ہے اس کی نظیر اُردو میں کیا شاید دوسری زبانوں میں بھی مشکل سے ملے گی۔

یہ بھی اللہ کا خاص انعام اور حضرت رؤف کے اخلاص کی برکت ہے کہ ان کی اولاد ماشاء اللہ سعید، زیورِ علم سے آراستہ اور شعر و ادب کی صلاحیتوں سے پیراستہ ہے۔ اِن سعادت مند فرزندوں نے اپنے والدِ مکرّم کی روایت کو نہ صرف زندہ رکھا ہے بلکہ آگے بڑھایا ہے اور سب نہایت کم سنی سے نعت گوئی و نعت خوانی کو اپنا مشغلہ بنائے ہوئے ہیں۔

مرزا ساجد حسین ساجد امروہوی بھی حضرت رؤف کے لائق فرزند

ہیں اور برسوں سے شعر کہہ رہے ہیں۔ خوب کہتے ہیں اور خوب ہی پڑھتے ہیں جس سے کیف دوبالا ہو جاتا ہے۔ وہ غزل سے بھی رہ و رسم رکھتے ہیں مگر فطری میلان نعت و مناقب کی طرف ہی ہے۔ حضرت رؤف نے آج سے ۶۵ سال قبل نعت خوانی کی جس مجلس کا آغاز کیا تھا اور جو ہر ہفتے بعد نماز جمعہ اُن کے مکان پر ہوتی ہے اُس مُبارک محفل کو اُسی آن بان سے جاری رکھے ہوئے ہیں:

ہنوز آن ابرِ رحمت دُر فشان است
مئے و میخانہ با مُہر و نشان است

ساجد کی زبانِ شعر صاف اور فصیح ہے انہیں اظہار و ادا پر پوری قدرت حاصل ہے اور استقامِ شعری سے ان کا کلام حیرت انگیز حد تک پاک ہے وہ شعری روایات کے پورے احترام کے ساتھ نہایت سلیقے اور متانت سے مضامین نظم کرتے ہیں جن میں رنگ و آہنگ بھی ہوتا ہے اور تاثیر و تاثُّر بھی۔

اب وہ اپنی نعت و مناقب کا ایک مجموعہ شائع کر رہے ہیں۔ یہ ایک ارمغانِ علمی و ادبی تو ہے ہی، لیکن اس کا ایک ماورائی پہلو بھی ہے جو روح و قلب کو سکینت و طمانیت دیتا ہے۔ میری دعا ہے کہ ساجد کا یہ مجموعہ مقبولِ بارگاہِ رسالت ہو۔ اہلِ دل اس کے توسط سے انوار و برکات حاصل کریں اور ساجد اپنے والد ماجد کی طرح طویل عمر پائیں جو سب نعت و مناقب کے وجد آفریں مشغلہ میں بسر ہو۔ آمین

ڈاکٹر امام مرتضےٰ نقوی
صدر شعبۂ اردو۔ امام المدارس امروہہ

ساجد امروہوی کی نعت گوئی

مرزا ساجد اردو کے اُن نعت گو شاعروں میں سے ہیں جن کی گھُٹی میں نعت گوئی پڑی ہوئی ہے انہوں نے جس گھر میں آنکھ کھولی، جس ماحول میں تربیت پائی وہاں ہر وقت نعت کے ہی چرچے تھے یہی روح پرور تذکرے تھے۔ یہی صحبتیں تھیں۔ گھر میں باپ بھائی، عزیز و اقرباء گھر میں آنے جانے والے لوگوں کی زبان پر نعت خوانی کا ذکر رہتا تھا۔ والدِ محترم عشقِ رسولؐ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ان کی زبان سے جو کلمہ نکلتا تھا وہ عشقِ رسول کی ترجمانی کرتا ہوا نکلتا۔ ایسے ماحول میں مرزا ساجد پیدا ہوئے تو اُن کے لئے کیسے ممکن تھا کہ وہ گھریلو اثرات سے کترا کر نکل جائیں۔ ساجد صاحب کے والد حافظ عبدالرؤف صاحب مرحوم و مغفور کی عقیدت کا یہ حال تھا کہ تقریباً چونسٹھ سال میں ایک جمعہ بھی ایسا نہ آیا جس میں گھر میں نعت خوانی کا جلسہ نہ ہوا ہو۔ واقعی یہ بڑے دل گردے کی بات تھی ورنہ ایسے موقعوں پر تو اچھے اچھوں کے چھکّے چھُوٹ جاتے ہیں مگر عبدالرؤف صاحب میں بلا کی مستقل مزاجی تھی کہ کتنی ہی موسم

کی سختی ہو یا حالات کی کمبختی، لیکن کبھی ایسا نہ ہوا کہ حافظ صاحب مرحوم اس جلسہ کو گول کر جاتے۔ نعت خوانی کے جلسے ہوتے رہے۔ کانوں میں رس گھلتا رہا۔ نئے نئے مضامین سامنے آتے رہے۔ عقیدت اور محبت میں اضافہ ہوتا رہا۔ ساجد صاحب اپنے والد کے باخلف فرزند تو تھے ہی، شعری صلاحیت اللہ نے دی تھی اس لئے یہ بھی فطری طور پر اسی راستے پر چل پڑے۔ نعت کہنی شروع کی اور عقیدت اور جذبات کی رو میں بہت اچھے شعر کہتے چلے گئے۔ قدرت نے آواز بھی اچھی دی تھی اس نے سونے پر سہاگے کا کام کیا یہ ان کی پاک نیتی اور سعادت مندی ہے کہ اپنی شاعری کے سرچشمہ کا اظہار و اعتراف جگہ جگہ کیا ہے۔ ؎

جو یہ تجھ پہ ساجدِ بے نوا نہیں فضلِ حق تو ہے اور کیا
ترے سر پہ دستِ رؤف ہے ترے لب پہ نامِ رسول ہے

ساجد کے سر پہ دستِ جنابِ رؤف ہے
یہ آپ کا کرم یہ عنایت ہے آپ کی

محفلِ نعت ہو یا سایۂ دامانِ رؤف
کچھ تری مدح سرائی کا سبب ہونا تھا

نعت کا مسئلہ بھی عجیب و غریب واقع ہوا ہے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ وہ راستہ ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے نعت گو کو بڑے سنبھل سنبھل کے قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ ذرا قدم اوچھا پڑا اور کیئے کرائے پر پانی پھر گیا۔ یہ موضوع ایسا ہے کہ احترام اولین شرط ہے۔ الفاظ کا انتخاب بڑا اہم ہے۔ الفاظ پُرشکوہ اور پُروقار ہونے چاہئیں۔ اندازِ بیان میں متانت اور سنجیدگی پیشِ نظر ہونی چاہیئے

ساتھ ساتھ خلوص۔ جذب و اثر کا ہونا بھی بڑا ضروری ہے ورنہ اندازِ بیان بے تاثیر ہو کر رہ جائے گا۔

میرا خیال یہ ہے کہ خلوص۔ جذب و اثر تو نعت کے لئے ناگزیر ہیں لیکن جہاں تک الفاظ کے پُر شکوہ اور پُر وقار ہونے کا سوال ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خواہ مخواہ آورد کو دعوت دی جائے اور تکلف اور تصنع پیدا کر کے تاثیر کے طلسم کو ختم کر دیا جائے اگر اثر قائم رکھنا ہے تو غالب کے اس شعر سے اتفاق کرنا پڑے گا۔

نالہ پابندِ نَے نہیں ہے
فریادی کوئی لَے نہیں ہے

بات وہی اچھی کہ جس طرح دل سے نکلے اسی طرح بیان کر دی جائے اور یہ نعت پر ہی کیا منحصر ہر اچھی شاعری کے لئے ضروری ہے۔

ساجد صاحب نے اپنے نعتیہ کلام میں ہر رُخ سے رسول کی مدح سرائی کی ہے کہیں درد و تڑپ کا اظہار کہیں مدینہ کی زیارت کا شوق چٹکیاں لے رہا ہے کہیں رسول کے عارض و گیسو کا تصور دل و دماغ میں جمال آرائی کا سامان پیدا کر رہا ہے کبھی عشقِ رسول وجہِ قرارِ دل بن رہا ہے اور کبھی دردِ جگر کی دوا بن رہا ہے۔

ساجد نبی کا ذکر ہے وجہِ قرارِ دل
اور اُن کا نام دردِ جگر کی دوا کا نام

نعت گو شعراء نے رسالتمآب کے سراپا کا ذکر مختلف انداز سے کیا ہے اُن کے عارض۔ اُن کے گیسو۔ اُن کے قد و قامت ہر چیز کی تصویر کشی کی ہے اور اپنے تخیل سے اس میں رنگ آمیزی کی ہے۔ یہ بھی عقیدت

کا ایک اظہار ہے۔ ساجد صاحب نے اپنے ممدوح کے عارض کی تابناکی اور گیسو کی سیاہی کو جس طرح فطرت سے ہم آہنگ کیا ہے وہ حسنِ تعلیل کی ایک اچھی مثال ہے اور شعری صنعت لف ونشر مرتب نے شعر کو مزید خوبصورت بنادیا ہے

عارض کا تصوّر کبھی گیسو کا تصوّر
ہر صبح حسیں ہے مری ہر شام حسیں ہے

عشقِ الٰہی ہو یا عشقِ رسول جب عاشق اس میں غرق ہو جاتا ہے تو پھر محبوب کی نگاہِ کرم اس پر پڑنے لگتی ہے اور وہ خاص توجہ کا مرکز بن جاتا ہے اور یہ وہ منزل ہے کہ پھر عاشق ساری دنیا اور اس کی نعمتوں کو ٹھکرا دیتا ہے اور ساری دنیا کے معاملات اور کارو بار سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ یہی غنی کی پہچان ہے۔ مرزا ساجد نے ایسے ہی غنی کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

ساری دُنیا سے ہے وہ مستغنی
جس پہ ہے چشمِ التفات اُنکی

جس شخص کے اندر سچے عشق کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ گردشِ دوراں یا آلامِ روزگار میں مبتلا ہو تو کیا مجال کہ حالات کی تیرہ بختی اس پر غالب آسکے اور وہ ہمّت ہار سکے۔ ساجد صاحب نے اپنے عزم کا اظہار اس طرح کیا ہے ؎

مصیبتوں سے میں بھِڑ جاؤں یا نبی کہہ کر
میں آج گردشِ دوراں کا حوصلہ دیکھوں

اس شعر کا مضمون اگرچہ عشق کی شدت کا اظہار کر رہا ہے لیکن اسلوبِ بیان کی ندرت نے اس کو نیا پیکر عطا کیا ہے بھِڑ جاؤں، کے

Scanned by CamScanner

لفظ میں جو کیفیت ہے اس کا احساس صرف ایک اُردو زباں داں ہی کر سکتا ہے۔ اس لفظ کے بجائے شاعر اگر کوئی دوسرا لفظ استعمال کرتا تو صحیح طور پر ترجمانی کا حق ادا نہ ہوتا۔ پھر دوسرے مصرع میں گردشِ دوراں کا حوصلہ دیکھوں، جدید رُجحان کی آئینہ داری کر رہا ہے۔ یہ روایتی انداز بالکل نہیں ہے۔ اسلوب کی ہی خصوصیات کسی شاعر کو دوسرے شعراء کے مقابلہ میں منفرد بنا دیتی ہیں۔

نعت گو شعراء کے یہاں مدینہ کا ذکر، روضے پر جانے کی تڑپ اور کسک پائی جاتی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب تک محبوب کے آستاں کی قدم بوسی نصیب نہ ہو اُس وقت تک ایک اضطرابی کیفیت رہتی ہے۔ ساجد صاحب کے یہاں اکثر اشعار اس تڑپ کا اظہار کرتے ہیں ہے

بُلا ہی لو مجھے روضے پہ اب مرے آقا
تمہارے اذن کا کب تک میں راستہ دیکھوں

دعا کی قبولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ واسطہ ضرور ہو اور واسطہ کے لئے لازمی ہے کہ نبی سے عشق ہو۔ عشق میں ڈوب کر جو دعا ان کے وسیلے سے کی جاتی ہے وہ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے اگر دل میں عشق نہیں ہے تو دعا میں اثر بھی نہیں ہو سکتا۔

نہیں دل میں عشقِ نبی اگر تو دعائیں کیسے ہوں با اثر
جو ہو واسطے سے رسول کے تو دعا ہر ایک قبول ہے

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ وہ لوگ براہِ راست باری تعالیٰ سے رابطہ قائم کرنا چاہتے

Scanned by CamScanner

ہیں اور وسیلے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ساجد وسیلے کو دعا کی اجابت کی بنیاد قرار دیتے ہیں ۔

بغیر ان کے وسیلے کے مانگتے ہو تو پھر
یہ مت کہو کہ دعا مستجاب کوئی نہیں

قرآن میں جگہ جگہ اللہ اور رسول کی اطاعت پر زور دیا گیا ہے گویا رسول کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ جس نے رسول کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اللہ سے قربت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب رسول سے عشق ہو اور انسان ان کی اطاعت کرے۔

طاعتِ حق اتباعِ مصطفٰے کا نام ہے
قربِ حق کے واسطے عشقِ نبی پیدا کرو

عشقِ رسول کی اہمیت یہ ہے کہ اگر انسان کتنا ہی بلند کردار ہو کتنے ہی اچھے اعمال بجالائے لیکن اگر رسول کی محبت اس کے دل میں نہیں ہے تو وہ ثواب سے محروم رہے گا۔ ساجد کا عقیدہ یہی ہے ۔

نہیں ہے دل میں اگر عشقِ مصطفٰے ساجد
عمل ہوں کیسے ہی اعلیٰ ثواب کوئی نہیں

قرآنِ حکیم میں خداوندِ عالم ارشاد فرما رہا ہے انّما المومنون اِخوۃ یعنی تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ رسول نے اپنی حیات میں خود اپنے عمل سے یہ ظاہر کر دیا کہ نہ کوئی عربی ہے نہ عجمی۔ نہ امیر ہے نہ غریب۔ نہ کوئی کالا ہے نہ گورا۔ بلکہ سب مسلمان ہیں اور ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ ساجد نے اس وصف کا اظہار اپنے کلام میں کر دیا ہے۔

Scanned by CamScanner

حشر تک سارے مسلمان ہیں بھائی بھائی
تم نے بنیاد مساوات کی ڈالی کیسی

آج مسلمان قعرِ مذلّت میں گر چکے ہیں۔ ہر طرف بدنامی و رسوائی ہو رہی ہے۔ تعلیم کا فقدان ہے۔ آپس میں اتحاد و اتفاق ختم ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اسلامی قدروں اور اسلامی روایات کو فراموش کر چکے ہیں۔ قرآن بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے۔ اللہ۔ رسول اور اس کے نیک بندوں سے منہ موڑ لیا ہے۔ ساجد مسلمانوں کی اسی بے عملی پر اظہارِ تاسّف کرتے ہیں ۔

یہی ہے سبب اپنی بدحالیوں کا
ہیں بھولے ہوئے ہم روایات اُنکی

ساجد صاحب کا ممدوح خُلقِ عظیم ہے جو تمام اوصافِ حمیدہ کا مجسّمہ ہے اس کے کردار سے دوسروں کو نئی روشنی ملتی ہے اس لئے شاعر نے جگہ جگہ پند و نصائح سے کام لیا ہے خصوصاً محاسبۂ نفس پر زیادہ زور دیا ہے۔ تصوف کی پہلی منزل یہی ہے کہ انسان اپنی کوتاہیوں اور عیبوں پر نظر رکھے۔ ساجد صاحب کے والد رؤف صاحب کے کلام میں اس قبیل کے اشعار ملتے ہیں جیسے ۔

پہلے تو تھی انہیں سے شکایت ہمیں رؤفؔ
دیکھے جو اپنے عیب تو شرما کے رہ گئے

اب ساجد کے یہاں یہ رنگ ملاحظہ ہو ۔

کسی کی عیب جوئی کام نیکی کا نہیں ساجد
ہمیشہ جائزہ اعمال کا اپنے لیا کیجے

Scanned by CamScanner

کسی کے عیب و ہُنر کے شمار سے پہلے
یہ لازمی ہے کہ ساجد خود آئینہ دیکھوں

ساجدِ پُر گناہ کر اپنے عمل پر اک نظر
اوروں کے عیب مت گِنا اپنے گنہ شمار کر

نعتیہ کلام میں شاعر اپنے عشق کا اظہار کر رہا ہے وہ اپنی تڑپ اور درد کو بیان کرر ہا ہے تو ممکن ہے اس سے دوسروں کو اتنا فائدہ نہ پہنچے یا دوسروں کو اپیل نہ کر سکے لیکن اسی نعتیہ کلام میں جب اخلاقیات کا بیان ہوگا تو اس میں ہمہ گیری اور آفاقیت پیدا ہو جائے گی اور وہ یقیناً بلا تفریقِ مذہب و ملّت ہر کس و ناکس کے لئے افادیت کا باعث ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ نعتیہ کلام میں جو چیز سب سے زیادہ ضروری اور قابلِ توجہ ہے وہ اخلاقیات کا ہی بیان ہے یہی شاعر کے لئے زادِ آخرت مہیّا کرتا ہے دوسروں کی مدد ایک انسانی اور اخلاقی فرض ہے اور یہ بھی طے ہے کہ مدد اس طرح کرنی چاہیئے کہ اگر ایک ہاتھ سے دو تو دوسرے کو خبر نہ ہو۔ اب شاعر نے اسی مضمون کو شعر کے ڈھانچہ میں اس طرح ڈھالا ہے ؎

جو ایک ہاتھ سے دو، دُوسرے کو علم نہ ہو
مِلے گی خُلد، عمل کی نُمائشوں کے بغیر

ساجد صاحب کی شاعرانہ صلاحیت یقیناً قابلِ ستائش ہے اس مجموعہ میں ایک چیز اور قابلِ ذکر ہے جو میری توجہ کو مبذول کر سکی۔ انہوں نے خداوندِ عالم کے ایک سو دو نام صفات کے ساتھ سجع میں بیان کیئے ہیں مثلاً ؎

ہے غنی و صمد مرے اللہ
خلق سے بے نیاز و بے پرواہ
تو ہی اوّل ہے تو ہی آخر ہے
تو ہی باطن ہے تو ہی ظاہر ہے
تو سمیع و بصیر ہے مولا
تو علیم و خبیر ہے مولا
تو بڑا ہے حکیم حاذق ہے
تو کبیر و جلیل و صادق ہے
تجھ سے نسبت مجھے یہ ہے معبود
کہ میں ساجد ہوں اور تو مسجود

زیرِ نظر مجموعہ مرزا ساجد صاحب کی فکری کاوش کا ایک اچھا نتیجہ ہے۔ زبان و بیان عموماً صاف۔ سادہ اور رواں ہیں کہیں کہیں دقّت پسندی سے بھی کام لیا ہے۔ ترنّم اور شیرینی کی بھی کارفرمائی ملتی ہے۔

شمیم امروہوی

قطعۂ تاریخ

فیضِ احمد، نوازشِ حامد
"رازِ بخشش"، صحیفۂ واحد
دُوسرا ۱۴۱۰ھ نام اِس کا "خرمنِ نعت"
سنِ ھجری ہیں ہے خدا شاہد ۱۴۱۱ھ
فکرِ تاریخِ عیسوی جو ہُوئی
لایا پیغام غیب کا قاصد
مرحبا پایا سالِ ختمِ کتاب
"خرمنِ نعت" بُشریٰ ساجد

۱۹۹۰ء

طرب ضیائی

قطعۂ تاریخ

ہو گئی رحمتِ داور، اُن پر
بھائی ساجد کو مُفتخر کہیئے
عام اُنھوں نے کیا "رازِ بخشش"
چشمِ الطافِ پیمبر کہیئے
عیسوی سن ہو جو مطلوب طرب
"نکہتِ نعت" مکرّر کہیئے

۹۹۵ × ۲ = ۱۹۹۰ء

Scanned by CamScanner

عزیزی رضا علی کربلائی نے بطور کو ائف کچھ ناموں کو تاریخی شکل دی ہے۔ میں اُن کی اس پُرخلوص کاوش کے لئے ممنون ہوں۔

ساجد امروہوی

مصنّف:۔ ساجد بشیر رازِ بخشش

۱۹۹۰ء

تلمّذ:۔ دانائے راز اُستاذ رؤف امروہوی

۱۹۹۰ء

استاد جناب مرزا احمد حُسین سیفی امروہوی

۱۴۱۰ھ

ارادت:۔ ارادت معنوی از مُلّا رضا حُسین

۱۹۹۰ء

بارادت مرزا رؤف امروہوی

۱۴۱۰ھ

سبیل ارادت سیّد معین الدین جعفری

۱۴۱۰ھ

عنوانات:۔ زہے عنوان رازِ بخشش از افسر بیگ

۱۹۹۰ء

خرمنِ نعت ہدیۂ شمیم نقوی

۱۹۹۰ء

کتابت:۔ رازِ بخشش بقلم کفیل امروہوی

۱۹۹۰ء

واقف کارِ راز رضا علی کربلائی

۱۹۹۰ء

Scanned by CamScanner

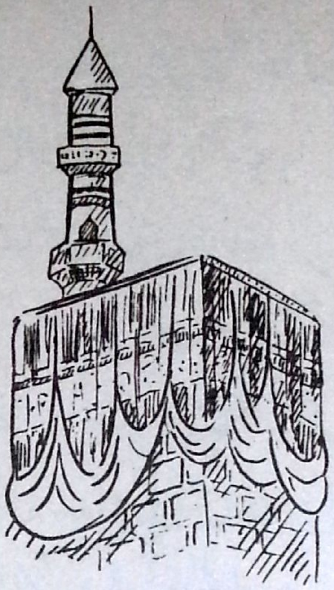

نام لیتا ہوں صبح و شام ترا
لطف کرنا ہے مجھ پہ کام ترا
جتنے بہتر ہیں کام تیرے ہیں
جتنے اچھے ہیں نام تیرے ہیں
تو سمیع و بصیر ہے مولا
تو علیم و خبیر ہے مولا
مالک الملک بھی ہے وارث بھی
تو ہر اک چیز کا ہے باعث بھی
تو ہے خالق کے تھا مبدی بھی
تجھ کو حاجت نہیں نمونے کی

تجھ کو قدرت ہے تو ہی قادر ہے
مقتدر تو ہے تو ہی آمر ہے

تو ہے سچا کہ حق ہے نام ترا
تو ہے مقسط کہ عدل کام ترا

تو ہی اوّل ہے تو ہی آخر ہے
تو ہی باطن ہے تو ہی ظاہر ہے

تو نہ ہو پائے گا کبھی معدوم
ہے بس اک تو ہی باقی و قیوم

متعالی ہے اور علی بھی ہے
سب سے برتر ہے اور قوی بھی ہے

ہے عفوّ و رؤف ذات تری
عفو اور مہر ہیں صفات تری

تو مصوّر ہر ایک صورت کا
تو ہی رازق ہے ساری خلقت کا

مہرباں تو ہے تو ہی رحمان ہے
ہے مہیمن تو ہی نگہبان ہے

قوتیں بخشتا ہے تو ہے مقیت
مارنے والا بھی ہے تو ہے ممیت

ہے غنی و صمد مرے اللہ
خلق سے بے نیاز و بے پرواہ

Scanned by CamScanner

ایک اور نیک ہے احد ہے تو
برّ و واحد ہے بے عدد ہے تو

متکبّر ہے نام بس تیرا
فخر زیبا ہے بس تجھے مولا

تو بڑا ہے حکیم حاذق ہے
تو کبیر و جلیل و صادق ہے

سب کا محبوب تو، توانا تو
تو متین و عزیز دانا تو

تو ہی باری ہے تو ہی عالمِ غیب
تو ہے صورت گرِ جہاں لاریب

نام واجد ہے پالتا تو ہے
تو ہے ہادی سنبھالتا تو ہے

تو صبور و حلیم ہے مولا
تو مجید و عظیم ہے مولا

تو معزّ و مُذِل ہے ہر صورت
تو ہی دیتا ہے عزّت و ذلت

ساری تعریف تجھکو تو ہے حمید
دیکھتا تو ہے سبکو تو ہے شہید

تو حفیظ و رقیبِ انساں ہے
تو ہر اک حال میں نگہباں ہے

تو بدیعُ السماء و موجدِ ارض
تو حَکم ہے تو رد نہ کر مری عرض

تو مَلِک ساری بادشاہی کا
عدل تو میری داد خواہی کا

تو مقدّم ہے سب سے آگے رکھ
ہے موخّر گنہ سے پیچھے رکھ

میری توبہ قبول کر توّاب
تو عطا کر کہ ہے تو ہی وہّاب

تو ہے محُیی حیات دے مجھ کو
تو ہے معطی نجات دے مجھ کو

رحم کر نام ہے رحیم ترا
لُطف کر نام ہے کریم ترا

دولت و جاہ کی نہ ہو کچھ چاہ
تو ہے مغنی تو کر دے بے پرواہ

تو ہے مانع مجھے گنہ سے بچا
تو ہے نافع مجھے نفع پہنچا

ظالموں نے دیئے ہیں زخم مجھے
مُنتقم تو ہے میرا بدلا لے

امن دے دے سلامتی دیدے
نام ہیں مومن و سلام ترے

Scanned by CamScanner

راست تدبیر کر کہ تو ہے رشید
مجھ کو لوٹا بدی سے تو ہے معید

تو کہ ہے نور، روشنی دیدے
حی و قیوم! زندگی دیدے

تو ہے رافع مجھے بلندی دے
تو ہے خافض نہ کیجیو پست مجھے

تو ہی باسط ہے کھول بابِ کرم
تو ہی قابض ہے روک رنج والم

ضار بھی تو ہے، ہے تو ہی جبار
گر ضرر دے تو اس سے تو ہی اُبھار

تو ہے ستار میرے عیب چھپا
تو ہے غفار بخش میری خطا

تو ہے محصی مجھے حصار میں رکھ
تو ہے جامع مجھے قرار میں رکھ

اپنی رحمت سے دے مجھے انعام
ہے تو ہی ذوالجلالِ والاکرام

تو ہے قہار مجھ کو غلبہ دے
تو ہی ماجد ہے مجھ کو رتبہ دے

تو ہے قدوس مجھ کو پاکی دے
تو ہے واسع مجھے فراخی دے

Scanned by CamScanner

تو ودود و ولی و کیل و لطیف
تو مجھے سست دور رکھ کہ میں ہوں ضعیف

شکر کو کر قبول تو ہے شکور
حشر میں بخش دے کہ تو ہے غفور

تو ہے فتاح کھول دے راہیں
تو ہی واقی ہے رکھ حفاظت میں

کر دعائیں قبول تو ہے مجیب
تو ہی کافی ہے بس کہ تو ہے حسیب

دل میں تو رغبتِ عبادت رکھ
اپنے محبوب کی محبّت رکھ

تجھ سے نسبت مجھے یہ ہے معبود
کہ میں ساجد ہوں اور تو مسجود

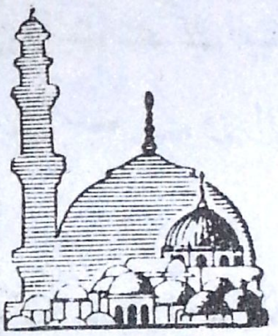

آپ کا عشق ہے ایمان رسولِ عربیؐ
آپ کا ذکر ہے قرآن رسولِ عربیؐ

یوں تو ہر چیز ہے انعامِ الٰہی لیکن
حق کا سب سے بڑا احسان رسولِ عربیؐ

مرحلہ سخت ہے بخشش کا مری محشر میں
آپ چاہیں تو ہے آسان رسولِ عربیؐ

Scanned by CamScanner

وَرَفَعنا لکَ ذکرک ہے خدا کا ارشاد
آپ کا نام ہے ذیشان رسولِ عربیؐ

فرشِ راہ آپ کی بن جائیں اگر آپ آئیں
ہے نگاہوں کو یہ ارمان رسولِ عربیؐ

اب تو گونجے گا جہاں میں فقط اللہ کا نام
وحدتِ حق کا ہیں اعلان رسولِ عربیؐ

اپنی رحمت سے مجھے آپ سرافراز کریں
زحمتِ قبر کے دوران رسولِ عربیؐ

آپ بس آ کے ذرا ایک جھلک دکھلا دیں
موت ہو جائے گی آسان رسولِ عربیؐ

انتظارِ اذنِ طلب کا کرے ساجد کب تک
جاں ہوئی جاتی ہے ہلکان رسولِ عربیؐ

Scanned by CamScanner

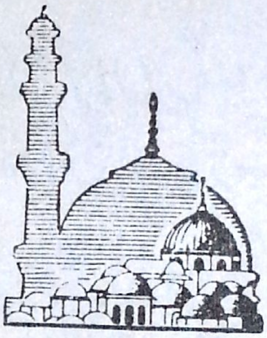

رشتہ نبیؐ سے جوڑ لو حق مہرباں رہے
دامن نبیؐ کا تھام لو ہمت جواں رہے

جینا بھی کامیاب ہو مرنا بھی کامیاب
پیشِ نظر جو سیرتِ شاہِ زماں رہے

درکار ہے بس اک نگہِ صف شکن حضورؐ
کب تک یہ دینِ حق ہدفِ دشمناں رہے

Scanned by CamScanner

پوری طرح سمجھ سکے کیسے کوئی انہیں
جتنے عیاں تھے اس سے زیادہ نہاں رہے

انعامِ حق کے قاسمِ مُطلق وہی تو ہیں
تا حشر اُن کے فیض کا دریا رواں رہے

اُن کی نظر سے گر گئے بے دام ہو گئے
اُن کی نگاہ میں رہے جنسِ گراں رہے

اک ہم کہ قہقہوں میں گنواتے ہیں اپنی عُمر
اک وہ کہ اُنکی آنکھ سے آنسو رواں رہے

سودا نبیؐ کی زُلف کا دیدے خُدا تو پھر
ساجدؔ کسے تفکّرِ سُود و زیاں رہے

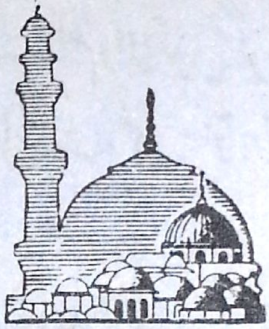

عہدِ سرکار سے جو کیا ہے مومنو اس کو ایسے نبا ہو
وہ کرو جس میں ان کی رضا ہو جو وہ چاہیں وہی تم بھی چاہو

عشق کی راہ میں کامیابی صرف اس شکل سے ہو سکیگی
نقش ہو دل پہ نعلین اُنکی آنکھ میں سرمۂ خاکِ پا ہو

اپنی قسمت پہ اتنا نہ پھولو وسعتِ لطف اُنکی نہ بھولو
اُنکے دامن میں اُسکو بھی سمجھو جو گنہگار ہے بے گناہ ہو

Scanned by CamScanner

حکم پر اُنکے گویا ہو پتھر تم نہ مانو تو گویا ہو پتھر
کچھ تو سوچو ارے بدنصیبو کچھ تو دیکھو ارے کم نگاہو

ساری دُنیا کی سرمایہ داری شان و شوکت زمانے کی ساری
آپکی خاکِ پا سب پہ بھاری ایک ذرہ مجھے بھی عطا ہو

اُنکی گفتار پھولوں کی کیاری اُنکی رفتار بادِ بہاری
انکا دِیدار دِیدارِ باری اُنسا ممکن نہیں دوسرا ہو

کوئی عالی نسب نام والا کوئی گورا ہو یا کوئی کالا
اُسکا رُتبہ ہے اُتنا ہی اعلیٰ جسکو جس درجہ خوفِ خدا ہو

عرش پر حق نے ساجد بُلایا اور ہم راز اپنا بنایا
جو کہا ہو وہ حق نے کہا ہو جو سُنا ہو نبی ﷺ نے سُنا ہو

Scanned by CamScanner

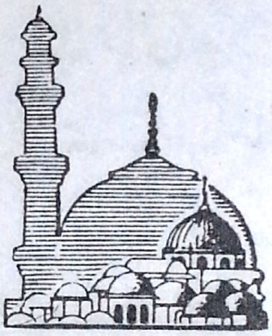

عقل نے جب بھی بے وفائی کی
عِشق نے بڑھ کے رہ نُمائی کی

مُنتخب کر لیا خُدا نے انہیں
دُھوم ہے اُن کی مُصطفائی کی

دل ہے قرُبان جنبشِ لب پر
جان قیمت ہے رُونمائی کی

Scanned by CamScanner

میرے سجدے قبول کر لیجے
لاج رکھ لیجے جبہ سائی کی

بس درِ مصطفےٰؐ پہ مانگیں گے
لاج رکھیں گے ہم گدائی کی

کوئی پردہ نہ تھا شبِ معراج
ہے یہ معراج آشنائی کی

اُن پہ سب ہے عیاں پھر اُنکے حضور
کیا ضرورت ہے لب کُشائی کی

بے وسیلے کے مانگتے ہیں دُعا
اور شکایت ہے نارسائی کی

داغِ عشقِ نبی رکھا روشن
ہم نے ساجد یہی کمائی کی

Scanned by CamScanner

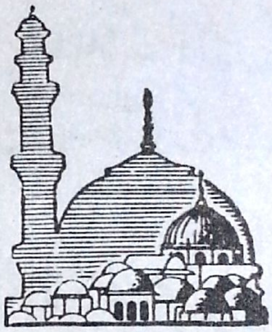

روزِ ازل سے شافعِ محشر مرے رسُولؐ
مجھ جیسے عاصیوں کا مقدر مرے رسُولؐ

عرشِ بریں کو چھوڑ کے اُمّت کے واسطے
فرشِ زمیں پہ بس گئے آ کر مرے رسُولؐ

اک آپ کی نگاہِ عنایت کے سامنے
کیا ہے مرے گُناہ کا دفتر مرے رسُولؐ

Scanned by CamScanner

صدقہ عطا ہو حضرت عثمانؓ کی پیاس کا
بس ایک جام بر لبِ کوثر مرے رسولؐ

کونے میں کائنات سماتی ہوئی لگے
آجائیں ایکدن جو مرے گھر مرے رسولؐ

مجھ جیسے ناسپاس تو سویا کیے سدا
رُویا کیے ہیں رات کو اکثر مرے رسولؐ

پہنچے کہاں خدا کے سِوا کِس کو علم ہے
قوسین کی حدود سے گزر کر مرے رسولؐ

راضی ہو تم تو خیرِ مجسّم ہے زندگی
اک قہر ہے بصورتِ دیگر مرے رسولؐ

ساجد میں ہوں برابر ادھر محوِ معصیت
محوِ کرم اُدھر ہیں برابر مرے رسولؐ

Scanned by CamScanner

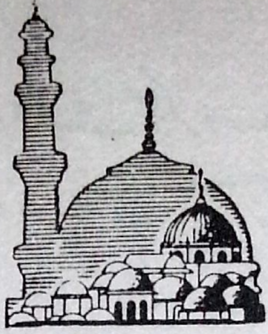

یوں تو پیارے ہیں سب انبیا ہی
خاص محبوب ہیں مصطفےٰ ہی

جو محمّد کا رتبہ نہ سمجھیں
ایسے لوگوں کو سمجھے خدا ہی

کیوں رکھیں گے ہمیں بے سہارا
ہے صِفت اُن کی عالم پناہی

اُن کے چہرے سے پھیلا اجالا
دُھل گئی سب دلوں کی سِیاہی

لوگ اُن کو بشر کہہ کے ٹالیں
کوئی دیکھے تو یہ کم نِگاہی

Scanned by CamScanner

ہر نبی اپنی اُمّت کا شاھد
اور ان پر تمہاری گواہی

شامِ فرقت کا کر دے سویرا
اے مرے نالۂ صبح گاہی

ہے بعید اُن کے لُطف و کرم سے
رائیگاں ہو مری داد خواہی

بہرِ رحمت ہمارے دلوں کو
عشقِ احمدؐ سے بھر دے الٰہی

دین کا ہو ہر اک گھر میں چرچا
ہر مسلماں ہو حق کا سپاہی

جس نے کی اُن کی توہین ساجد
اُس نے خود اپنی بخشش نہ چاہی

Scanned by CamScanner

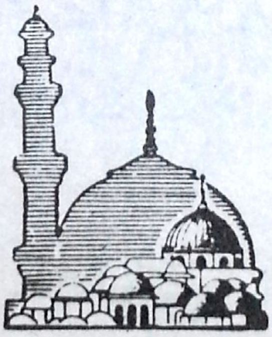

بس یہ ہے علاجِ دلِ بیمار کی صُورت
آجائے نظر سیّدِ ابرار کی صُورت

صُورتِ گرِ اوّل ہوا تخلیق پہ نازاں
جب اُس نے بنائی مرے سرکار کی صُورت

Scanned by CamScanner

صدقہ جو بٹے حُسنِ شہِ کون و مکاں کا
یُوسُف بھی نظر آئیں طلب گار کی صُورت

اُس ذاتِ گُل افروز کے دم سے نظر آئی
ہم جیسے خزاں بختوں کو گلزار کی صُورت

گر علمِ نبیؐ کا کوئی ذرّہ ہمیں مِل جائے
ہم آئیں نظر محرمِ اسرار کی صُورت

رتبہ کو مرے تاجِ شہی سے بھی بڑھا دو
پیروں سے لگا لو مجھے پیزار کی صُورت

کیوں مجھ سے اُلجھتی ہی تو اے گردشِ دوراں
دیکھی نہیں تو نے مرے غم خوار کی صُورت

جب آئے جلوسِ شہِ دیں حشر میں یا رب
میں بھی ہوں وہاں حاشیہ بردار کی صُورت

اِس مُنہ پہ طلب ہے تمہیں دیدارِ نبیؐ کی
دیکھی ہے کسی طالبِ دیدار کی صُورت

Scanned by CamScanner

ہے نعت کے پردے میں بیاں سوزِ دروں کا
جذبات کا اظہار ہے اشعار کی صُورت

ق

یہ آج اخوت کا سبق بھول گئے ہیں
آپس میں مسلمان ہیں اغیار کی صورت

یا رب انہیں دے حوصلہ صدیقؓ و عمرؓ کا
پامرد ہوں یہ حیدرِ کرارؓ کی صُورت

گمراہی کے اس دشتِ بلاخیز میں جدؔا
ہے اُن کا کرم سایۂ دیوار کی صُورت

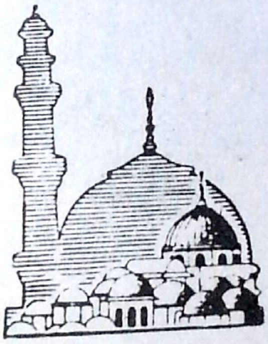

جس نے آقا کا رتبہ نہ سمجھا
وہ حقیقت کو اصلا نہ سمجھا

اہلِ دل اُن پہ ایمان لائے
دل کے اندھوں نے دیوانہ سمجھا

Scanned by CamScanner

اُن کے قدموں سے جاں پھیر لائے
زندگی کا تقاضہ نہ سمجھا

شک ہے اس کی غلامی میں ہم کو
جس نے آقا کو آقا نہ سمجھا

ناسمجھ کچھ نہ سمجھا انہیں گر
قُربِ حق کا وسیلہ نہ سمجھا

اُن کا رُتبہ تو کیا کوئی سمجھے
گردِ پا کا بھی رُتبہ نہ سمجھا

اُن کی اُلفت ہے معیارِ ایماں
کچھ نہ سمجھا جو اتنا نہ سمجھا

قیمتِ جلوہ جانے وہ، جس نے
جان کو اس کا بیعانہ سمجھا

وہ نہ سمجھا محمدؐ کا رتبہ
جو مقامِ صحابہ نہ سمجھا

Scanned by CamScanner

عقل سے اس کو خارج سمجھیے
جس نے اچھّے کو اچھّا نہ سمجھا

کہہ دیا کچھ بھی جو منہ میں آیا
اُن کے رُتبہ کو سوچا نہ سمجھا

جیسا حق تھا سمجھنے کا ان کو
ہم نے آقا کو ویسا نہ سمجھا

جان دینے کی قیمت کو ساجد
شمعِ احمدؐ کا پروانہ سمجھا

Scanned by CamScanner

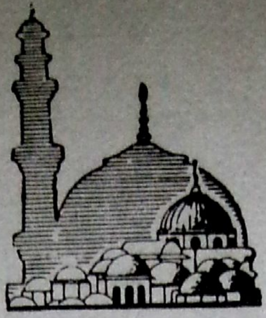

عقل کا اندھا ہے جو اُن کو نہ سمجھے سامنے
وہ نظر سے دُور بھی ایسے ہیں جیسے سامنے

ہاتھ میں اب آگیا ہے میرے دامانِ نبیؐ
اب ذرا یہ گردشِ ایّام آئے سامنے

تھی بصارت اُن کی ہر حدِّ بصیرت سے پرے
پیٹھ پیچھے دیکھتے تھے ایسے جیسے سامنے

خود کو دیکھو سیرتِ سرکار میں یوں مومنو
جیسے آئینے میں اپنی شکل اپنے سامنے

کیا سلام اسکا ہے کیا اسکا درود اے دوستو
وقتِ التحیات جو ان کو نہ سمجھے سامنے

حشر میں یارب چھپانا اُن سے میری فردِ جرم
مجھ کو شرمندہ نہ کرنا مصطفےٰؐ کے سامنے

Scanned by CamScanner

لے ہی جاتے مجھ کو دوزخ میں فرشتے کھینچ کر
وہ اگر میری حمایت میں نہ آتے سامنے

حشر میں کرنا پڑے گا مشکلوں کا سامنا
آئیں گے اعمال سارے اگلے پچھلے سامنے

کام کوئی بھی کسی کے آ نہ پائے گا وہاں
اپنی بخشش مسئلہ ہو گی ہر اک کے سامنے

سامنے سے مشکلیں سب ایکدم ہٹ جائینگی
جب مرے سرکار پہنچیں گے خدا کے سامنے

اذنِ حق پائیں گے بہرِ شفاعت عاصیو
کس کو مِل سکتا ہے یہ اعزاز اُنکے سامنے

اُن کا دامن دیگا ساجد ہم غلاموں کو پناہ
پھر تو ہوں گے خُلد کے منظر ہمارے سامنے

Scanned by CamScanner

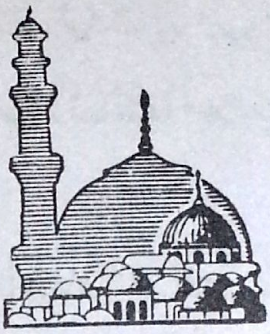

عقلِ سلیم ہے تو پھر سرورِ دیں سے پیار کر
عشق نہیں تو کچھ نہیں چاہے عمل ہزار کر

ہو کے غلامِ مصطفےٰؐ دستِ نگر ہو غیر کا
اِتنی نہ بے حسی دِکھا، اِتنا نہ خود کو خوار کر

دستِ رسول تھام لے جہل سے انتقام لے
جہد و عمل سے کام لے، وقت کو سازگار کر

دیکھ کے تیری بے حسی کُفر کے لب پہ ہے ہنسی
عہدِ غلامیٔ نبیؐ آج پھر اُستوار کر

Scanned by CamScanner

تیری صدا ہو نا قبول ہے یہ تیری سمجھ کی بھول
اُن کے کرم کی راہ دیکھ فضل کا انتظار کر

چاہے نہ ساتھ دے کوئی چاہے خلاف ہوں سبھی
اُن کی ہو جس میں رہبری راہ وہ اختیار کر

ذہن کو روشنی مِلے، رُوح کو تازگی مِلے
جذبۂ جاں دہی مِلے، مدحتِ چار یار کر

میرے خدا ہے تو غفور اُن سے چھُپا مرے قصُور
اپنے حبیب کے حضور مجھ کو نہ شرمسار کر

آپ کے پائے ناز کو دھونے کا اِذن اگر مِلے
آبِ حیات بھی شہا لائیں گے ہم نتھار کر

ساجدِ پُر گناہ کر اپنے عمل پہ اک نظر
اوروں کے عیبُ مت گِنا اپنے گُنہ شُمار کر

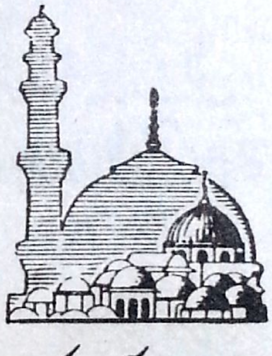

بھٹکے ہوئے راہی جب آقا کو صدا دیں گے
نقشِ کفِ پا اُن کے منزل کا پتہ دیں گے

یادوں سے تجھے اُن کی اسطرح بسا دیں گے
اے دل تجھے ہم رشکِ فردوس بنا دیں گے

Scanned by CamScanner

گر علمِ نبی کا اک شمّہ ہمیں مِل جائے
ہم قصرِ جہالت کی بُنیاد ہِلادیں گے

وہ رحمتِ عالم ہیں مانگو تو ذرا دل سے
وہ تنگیٔ داماں کا احساس دِلادیں گے

لادے جو تعطّر تو گیسوئے محمّدؐ سے
ہم نذر میں جاں اپنی اے بادِ صبادیں گے

جب قبر کی منزل میں وقت آئے گا پرسش کا
دل چیر کے ہم اُن کی تصویر دکھادیں گے

یُوں خُود کو بنالیں گے حق دارِ کرم ساجد
آنکھوں سے ندامت کے کچھ اشک بہادیں گے

Scanned by CamScanner

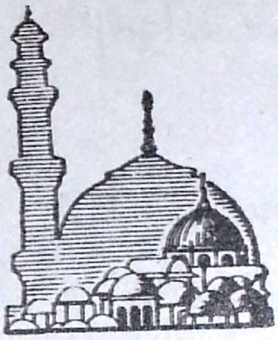

ق

قبر کے واقعات سے پہلے
حشر کی مشکلات سے پہلے

آپ مشکل کشائی فرما دیں
بات بن جائے بات سے پہلے

صرف ذاتِ خُدا تھی جلوہ فگن
میرے آقا کی ذات سے پہلے

Scanned by CamScanner

چین سرکار کو نہ آئے گا
عاصیوں کی نجات سے پہلے

جانے کس خوش نصیب کو آقا
جام دیں اپنے ہات سے پہلے

کاش طیبہ سے آئے اذنِ طلب
اختتامِ حیات سے پہلے

دل نہ تھا واقفِ رموزِ حیات
عشق کی واردات سے پہلے

کچھ نہ تھا کائنات میں ساجدؔ
سرورِ کائنات سے پہلے

Scanned by CamScanner

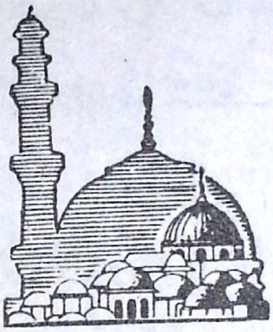

نبی کا عشق خُدا کی وِلا سے دُور نہیں
رضا نبی کی رضائے خُدا سے دُور نہیں

ذرا سی دیر میں پہنچے وہ فرش سے تا عرش
کوئی جگہ قدمِ مصطفٰے سے دُور نہیں

سزا ملے نہ مجھے اپنے جُرم بے حد کی
تمہاری رحمتِ بے انتہا سے دور نہیں

ہمارا ذہن نہ سمجھے گا شرحِ اَوادنیٰ
بس اس قدر کہ محمدؐ خُدا سے دُور نہیں

جو کوئی مانگے محمدؐ کا واسطہ دیکر
تو پھر دُعا کی اجابت دُعا سے دُور نہیں

تمہارا حُکم ہی جب طاعتِ خُدا ہے تو پھر
جو تم سے دُور نہیں وہ خُدا سے دُور نہیں

ہو جسکے دل میں نہ کچھ عشقِ مصطفٰےؐ کے سوا
کہیں بھی ہو وہ درِ مصطفٰےؐ سے دُور نہیں

وہ سِرِّ حق ہو کہ ہو رازِ کن فکاں ساجد
نبی کے دیدۂ حق آشنا سے دُور نہیں

Scanned by CamScanner

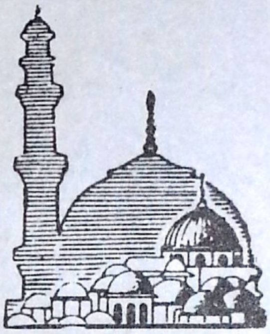

غریبوں بے سہاروں کو مسرّت کا پیام آیا
لیئے رحمت کا پروانہ رسُولوں کا امام آیا

زبانِ قلبِ مضطر پر جہاں حضرت کا نام آیا
وہیں چاروں طرف سے رحمتِ حق کا پیام آیا

جو سایہ جسمِ اطہر کا نظر آیا نہ دُنیا کو
وہ سایہ حشر کے دن ہم گنہگاروں کے کام آیا

Scanned by CamScanner

تمہاری یاد نے مشکل کشائی کی مصیبت میں
تمہارا نام مرہم بن کے زخمِ دل کے کام آیا

زباں دانی کا دعویٰ کرنے والے رہ گئے ششدر
زبانِ احمدِ مُرسل پہ جب حق کا کلام آیا

جہاں محسوس کی راہِ وفا میں تشنگی میں نے
وہیں ذکرِ قسیمِ کوثر و تسنیم کام آیا

جبینِ وقت کی ہر ہر شکن پیغام بنتی ہے
یہ پیغامِ عمل اکثر مسلمانوں کے نام آیا

بقدرِ ظرف ساجد پائی ہر اک نے مئے عرفاں
نہیں ہے کوئی جو اُس میکدہ سے تشنہ کام آیا

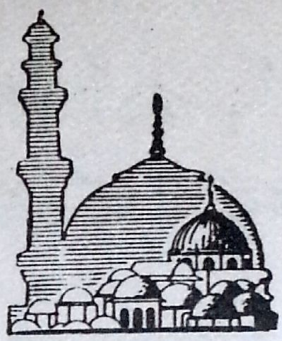

ق

دل کو نسبت شہِ زماں سے کہاں
سر کو ربط اُن کے آستاں سے کہاں

پھر بھی رحمت ہے اُن کی سایہ فگن
شکریہ ہو ادا زباں سے کہاں

اُن کا در میری منزلِ مقصود
اب بھلا جاؤں گا یہاں سے کہاں

اُن کے صرف ایک لطف کی قیمت
ہو ادا میری نقدِ جاں سے کہاں

Scanned by CamScanner

یہ تو ہے گردِ رہ کسے معلوم
گئے آگے وہ کہکشاں سے کہاں

اشک ہی ترجماں ہیں اُن کے حضور
داستاں ہو بیاں زباں سے کہاں

ہیں عیاں اُن پہ سب رمُوزِ خدا
راز چھُپتے ہیں رازداں سے کہاں

ابھی اقصیٰ میں اور ابھی سرِ عرش
ایک پل میں گئے کہاں سے کہاں

در سے دور اُن کے اور قضا سے قریب
ہائے بچھڑا ہوں کارواں سے کہاں

یہ تو ہے صرف کارِ حق ساجد
مدح ہو گی مری زباں سے کہاں

Scanned by CamScanner

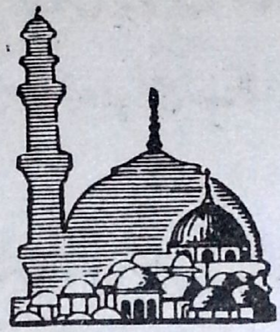

مجھ کو بندہ تمہیں آقائے عرب ہونا تھا
آج تک جو بھی ہوا ہے وہی سب ہونا تھا

دل کو مصروفِ رضا جوئی رب ہونا تھا
جاں کو قربانِ شہنشاہِ عرب ہونا تھا

نام ہونا تھا مرا کوے نبی کا منگتا
اور غلامِ شہِ دیں میرا لقب ہونا تھا

حسرتِ اذنِ طلب ہے تو مدینہ سے بہت
اس سے پہلے مجھے پابندِ ادب ہونا تھا

Scanned by CamScanner

میں ہوں بدبخت جو محروم کرم ہوں ورنہ
کام تو میرا بہ یک جنبشِ لب ہونا تھا

رہ گئی شرم مری اُن کے کرم کے صدقے
ورنہ محشر میں مرا حشر عجب ہونا تھا

مرحبا آپ کی یہ وقت شناسی سرکار
تب ہُوا مجھ پہ کرم آپ کا جب ہونا تھا

اُن کا دامانِ کرم ہو کہ نگاہِ رحمت
کوئی تو میری شفاعت کا سبب ہونا تھا

محفلِ نعت ہو یا سایۂ دامانِ رؤف
کچھ مری مدح سرائی کا سبب ہونا تھا

بس وہ محروم رہے عشقِ نبی ﷺ سے جدا
جن پہ اللہ تعالیٰ کا غضب ہونا تھا

Scanned by CamScanner

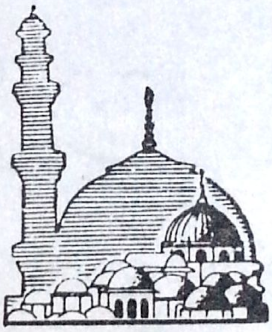

اُن کی ٹھوکر حیات جیسی ہے
جنبشِ لب نجات جیسی ہے

ظالموں پر بھی ہر نظر اُن کی
نگہہِ التفات جیسی ہے

مر کے دیکھو تو ان کے قدموں میں
موت بالکل حیات جیسی ہے

مُنحرف ہو کے اُن سے دُنیا میں
جیت بھی ہو تو مات جیسی ہے

وہ ہوں راضی تو عید ہے ہر دن
اور شب شبِ برات جیسی ہے

اک نگاہِ کرم مرے مولا
زندگی حادثات جیسی ہے

اہلِ دل کے لیئے تو طیبہ کی
ہر گلی کائنات جیسی ہے

مدح ساجد نہ کر سکا ویسی
ذاتِ والاصفات جیسی ہے

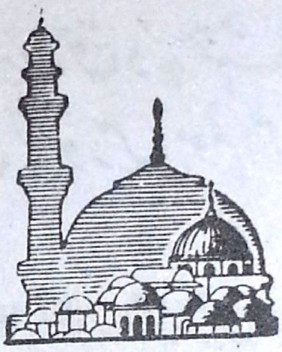

قسمت پہ کروں ناز میں ایسا جو کہیں ہو
سنگِ درِ سرکار ہو اور میری جبیں ہو

ہونا ہو جسے واقفِ اسرارِ حقیقت
ہر بات سے پہلے وہ غلامِ شہِ دیں ہو

طیبہ میں ہے آرام گہہِ سرورِ عالم
جنّت سے حسیں کیوں نہ مدینے کی زمیں ہو

Scanned by CamScanner

یاد آتے ہو مُشکل میں تمہیں رحمتِ عالم
کیسے کہوں تم میرے خبر گیر نہیں ہو

تم اپنے کرم سے اگر آجاؤ کسی دن
ویرانۂ دل غیرتِ فردوسِ بریں ہو

وہ ذات ہے اے صاحبِ لولاک تمہاری
تشریف نہ تم لاؤ تو دُنیا ہو نہ دیں ہو

ہے رُویتِ حق دیدِ تمہاری تو یقیناً
جو شکل تصوّر میں ہو تم اس سے حسیں ہو

اِس بات کا اِمکاں ہی نہیں ہے کوئی جلاؔ
حسرت کوئی دیدارِ محمدؐ سے حسیں ہو

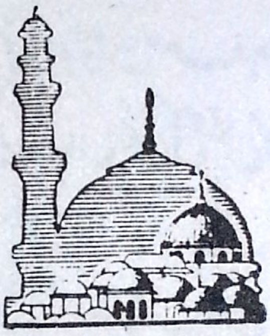

اُن کے رُخ کے مقابل کہاں
وہ کہاں ماہِ کامل کہاں

اُن کی رحمت جو کرلیں قبول
جان و دل اُنکے قابل کہاں

سخت مشکل ہے بخشش مری
آپ چاہیں تو مشکل کہاں

ہے بس اُن کا یہاں آسرا
بیچ منجدھار ساحل کہاں

نام پر اُن کے جو مِٹ گئے
میرا نام ان میں شامل کہاں

مُنکرِ عظمتِ مصطفےٰ
بات کرنے کے قابل کہاں

اپنی اوقات معلوم ہے
میں کہاں اُن کی محفل کہاں

کیا اثر ہو دعا میں مری
سوزِ دل مجھ کو حاصل کہاں

اِس کو کافی ہے بس ان کا در
خلد ساجد کی منزل کہاں

Scanned by CamScanner

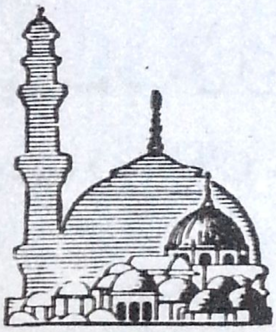

نخل آیا سامنے اور سر بسجدہ ہوگیا
لمس ہاتھوں کا مِلا اور سنگ گویا ہوگیا

کہکشاں کی شکل میں گردِ کفِ پائے نبیؐ
مَل کے ماتھے پر فلک کچھ اور اُونچا ہوگیا

رہبری اُس کا مقدر منزلیں اُس کی رفیق
نقشِ نعلینِ نبیؐ جس دل پہ کندہ ہو گیا

حق نے اُن کے نام میں رکھا ہے ہر مشکل کا حل
نام اُن کا لے لیا اور کام اپنا ہو گیا

اُن کے در پر مانگنے والوں کے در کی بھیک سے
ایک میرا کیا زمانے کا گزارہ ہو گیا

حق نے خود مدحِ نبیؐ کی اور مجھے توفیق دی
اِس لئے نعتِ نبیؐ کہنے کا یارا ہو گیا

یہ بنا معیار ساجد وحئِ حق آنے کے بعد
زندۂ جاوید ہونا اُن پہ مرنا ہو گیا

Scanned by CamScanner

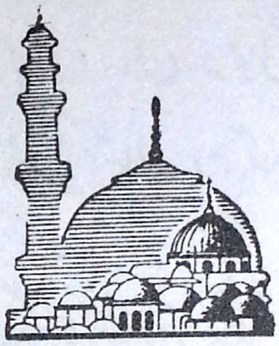

جہاں یادِ حق کے ہیں سلسلے، جہاں ذکرِ پاکِ رسُول ہے
وہاں نعمتوں کی ہیں بارشیں، وہاں رحمتوں کا نزُول ہے

وہ جو ہے ازل سے حبیبِ حق، وہ جو آخری ہے نقیبِ حق
وہ جو عرش پہ ہے قریبِ حق، وہ رسول میرا رسُول ہے

نہیں دل میں عشقِ نبی اگر تو دُعائیں کیسے ہوں با اثر
جو ہو واسطے سے رسُول کے تو دُعا ہر ایک قبوُل ہے

جنہیں رازِ حق کا امیں کہا، جنہیں حق نے نورِ مُبیں کہا
اُنہیں اپنا جیسا سمجھ لیا، یہ ہماری عقل کی بُھول ہے

کوئی رنج دے یہ دُعائیں دیں، کوئی درد دے یہ دوائیں دیں
یہ مرے نبی کی ہیں عادتیں، یہ مرے نبی کا اُصول ہے

یہ عذابِ قبر کا مسئلہ، یہ حسابِ حشر کا مرحلہ
اگر اُن سے نسبتِ خاص ہے تو تمام فکر فضول ہے

گئے وہ نہ جانے کہاں کہاں، نہ کوئی پتہ نہ کوئی نشاں
جسے لوگ کہتے ہیں کہکشاں وہ نبی کے پاؤں کی دھول ہے

جو نبی کا دستِ گرہ کُشا، مرا بار اُٹھانے پہ آگیا
غم و رنج و درد و ملال کا جو پہاڑ بھی ہو تو پھول ہے

جو یہ تجھ پہ ساجدِ بے نوا نہیں فضلِ حق تو ہے اور کیا
ترے سر پہ دستِ رؤف ہے ترے لب پہ نامِ رسول ہے

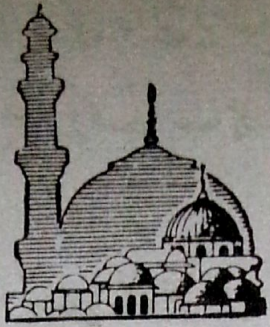

ذرّے ماہتاب ہو گئے
خار سب گلاب ہو گئے

آ گئے زمین پر جو آپ
دُور سب عذاب ہو گئے

ہو کے محوِ عشقِ مصطفٰے
لوگ لاجواب ہو گئے

سب عمل مرے حضور کے
زیست کا نصاب ہو گئے

بزم میں کیا جو اُن کا ذکر
لوگ بے نقاب ہو گئے

جو نظر سے اُن کی گر گئے
خانماں خراب ہو گئے

Scanned by CamScanner

اُن سے ہو گئے جو مُنحرف
مُورِدِ عذاب ہو گئے

ذرّے پا گئے جو لمسِ پا
رشکِ آفتاب ہو گئے

اُن کے عشق میں سبھی عمل
داخلِ ثواب ہو گئے

جان دیں جو ان کے نام پر
ایسے لوگ خواب ہو گئے

جب بھی حد سے بڑھ گئے اَلم
لطف بے حساب ہو گئے

ساجدؔ اُنکی نعت لکھ کے تم
حق سے فیضیاب ہو گئے

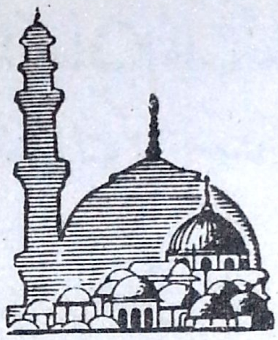

اُن کی ہر بات کو اخلاص کا دریا کہیئے
اُن کے ہر فعل کو جینے کا سلیقہ کہیئے

جی میں آتا ہے کہ یوں اُنکا سراپا کہیئے
رات کو زُلف تو دن کو رُخِ زیبا کہیئے

کیوں نہ کہیئے مہِ نو کو خمِ ابرو کا غلام
کہکشاں کو قدمِ پاک کا صدقہ کہیئے

Scanned by CamScanner

اصل ایماں ہے فقط عشقِ نبیؐ اے زاہد
اُن کا اِرشاد ہی جب یُوں ہو تو پھر کیا کہیئے

اُن کی تخلیق کا صدقہ ہے وجودِ بشری
بزمِ ہستی کا اُنھیں انجمن آرا کہیئے

عرش کو کہیئے شرف یابِ قدم بوسی سے
خُلد کو کوچۂ محبُوب کا نقشہ کہیئے

اُن کے اوصاف کا مدّاح خُدا بھی ہے تو پھر
"کیوں نہ قرآن کو حضرت کا قصیدہ کہیئے"

اُس شہنشاہِ رسالت کی ہر اک مدح کے بعد
دل یہ کہتا ہے کہ اور اِس سے زیادہ کہیئے

ذاتِ والا ہے ہر اک لمحہ مدد کو موجود
خود کو ساجدؔ نہ کسی حال میں تنہا کہیئے

Scanned by CamScanner

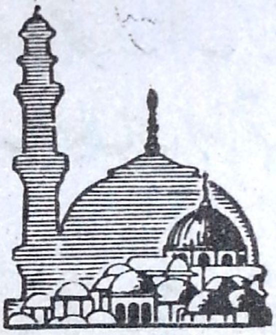

ہے محرمِ حق کون بھلا تم سے زیادہ
حاصل ہے کسے قربِ خدا تم سے زیادہ

اچھا کوئی ہوگا نہ ہوا تم سے زیادہ
بہتر کوئی دیکھا نہ سنا تم سے زیادہ

بے برگ و نوا مجھ سے زیادہ نہیں کوئی
کوئی نہیں مائل بہ عطا تم سے زیادہ

مشکِل میں فقط تم کو پُکارِوں گا میں آقا
کِس پر ہے عیاں حال مرا تم سے زیادہ

مومن کے لئے مال سے اولاد سے جاں سے
کوئی نہیں اولا بخدا تم سے زیادہ

اعلیٰ و عظیم افضل و برتر مرے آقا
تم سب سے زیادہ ہو خدا تم سے زیادہ

اک بار ذرا مجھ سے طلب کر کے تو دیکھو
آقا یہ دل و جاں ہیں بھلا تم سے زیادہ

اس ساجدِ بے کس پہ شہا کوئی نہیں ہے
محوِ کرم و لُطف و عطا تم سے زیادہ

Scanned by CamScanner

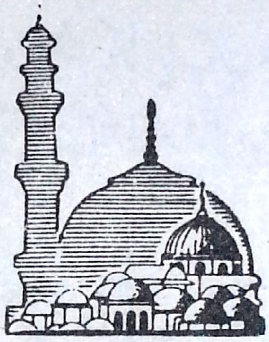

نام اُن کا مُدام لیتا ہوں
اور بصد احترام لیتا ہوں

ہے مراتِب کا فرق نظروں میں
بعدِ حق اُن کا نام لیتا ہوں

ہو کے عشقِ رسول سے سرشار
مئے وحدت کا جام لیتا ہوں

Scanned by CamScanner

گردشِ وقت رُک سی جاتی ہے
جب محمدؐ کا نام لیتا ہوں

چھُوٹتا ہے جو صبر کا دامن
انکے دامن کو تھام لیتا ہوں

عشق کو سونپ کر نظامِ حیات
عقل سے انتقام لیتا ہوں

روز و شب کامیاب ہیں میرے
صبح و شام انکا نام لیتا ہوں

ہو کے مایُوس عقل سے ساجد
جذبۂ دل سے کام لیتا ہوں

Scanned by CamScanner

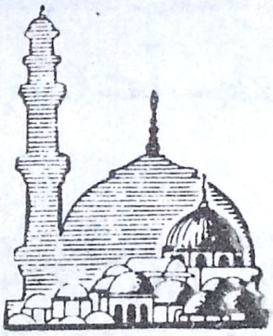

توفیق دے خُدا ہمیں کارِ ثواب کی
اک عمر ہم نے لہو و لعب میں خراب کی

دھو دے مرے گناہ کا دفتر مرے خُدا
تجھ کو قسم رسُول کی چشمِ پُر آب کی

خوفِ خُدا میں آنکھ سے جاری یہ سیلِ اشک
جیسے ندی ہو فیضِ رسالت مآب کی

Scanned by CamScanner

یارب تری عطا سے ہمیں مصطفےٰ ملے
کیا بات ہے ترے کرمِ بے حساب کی

پہلے بنا کے حق نے اُنہیں مصطفےٰ کیا
مشکلِ ازل میں ہو گئی حل انتخاب کی

طیبہ کی پُرسکون فضاؤں میں سانس لوں
بس اک دوا یہی ہے مرے اضطراب کی

سمجھو اُدھر سے گزُرے ہیں سرکارِ کائنات
خُوشبُو جہاں سے آئے برابر گلاب کی

کِس کے نقوشِ پا ہیں یہ حدِّ نگاہ تک
آنکھیں پھٹی پڑی ہیں مہ و آفتاب کی

اُن کے حضور یوں ہے مری معصیت کا بار
دریا کے سامنے ہے جو ہستی حباب کی

تھا دم قدم کا فیض یہ میرے رسُول کے
آفت ٹلی ہوئی تھی خُدا کے عذاب کی

Scanned by CamScanner

سورج کو بس چراغ دکھانے کی بات ہے
تعریف کیا ہو اُن کے رُخِ لاجواب کی

لاؤں کہاں سے جامیؒ و حسانؓ کا سوزِ عشق
کرنی ہے مجھ کو مدحِ رسالتمآب کی

چہرے پہ آپ کے بشریّت کا ہے نقاب
ہے کس میں تابِ دیدِ رُخِ بے نقاب کی

ساجدؔ پناہ دامنِ آقا نہ دے تو پھر
مٹی خراب ہے دلِ خانہ خراب کی

Scanned by CamScanner

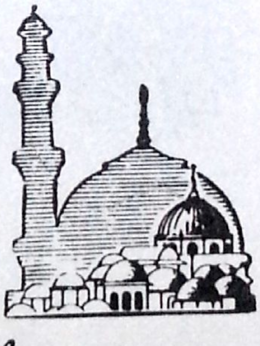

ساتھ ہے نامِ حق کے نام اُن کا
ہے کلامِ خُدا کلام اُن کا

ذہن پر نقش ہے نظام اُن کا
دل پہ تحریر ہے پیام اُن کا

Scanned by CamScanner

حق کے نزدیک محترم وہ ہیں
جن کے دل میں ہے احترام اُن کا

ہے رسالت پہ اُن کی جن کا یقیں
مئے وحدت سے پُر ہے جام اُن کا

قول اُن کا امینِ امنِ جہاں
قلب و جاں کا سکون نام اُن کا

اُن کی گردِ قدم ہے کاہکشاں
نقشِ پا ہے مہِ تمام اُن کا

فکرِ روزِ جزا نہ قبر کا خوف
مطمئن ہے ہر اک غلام اُن کا

روزِ روشن نہ کیوں ہو شب اپنی
لب پہ ہے ذکر صبح و شام اُن کا

ظلم سہہ کر دُعائیں دیتے ہیں
مرحبا حُسنِ انتظام اُن کا

Scanned by CamScanner

اک قدم کے بقدر فرش سے عرش
ہم نے دیکھا ہے یہ خرام اُن کا

جن کے دل میں نہیں ہے عشقِ نبی
کیا سجود اور کیا قیام اُن کا

گردشِ وقت سہم جاتی ہے
جب بھی آتا ہے لب پہ نام اُن کا

میں کرم سے رہوں گا کیوں محروم
میں بھی ساجدؔ ہوں اک غُلام اُن کا

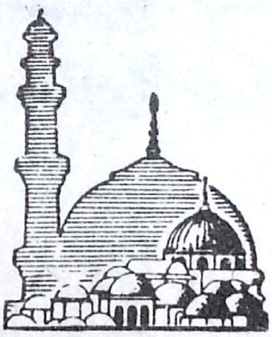

جن کے گداؤں کا گدا افضل ہیں باکمال ہے
اُن کا کہاں جواب ہے اُن کی کہاں مثال ہے

اُن کے کرم میں ہے نہاں لطفِ خدائے دو جہاں
اُن کی نگاہِ مہرباں رحمتِ ذوالجلال ہے

Scanned by CamScanner

اُن کا ملے اگر نہ دَر، اُن پہ نہ ہو نثار اگر
بارِ گراں ہے تن پہ سر، جسم میں جان وبال ہے

اُن کا علوئے مرتبت تجھ کو اگر نہیں قبول
عقل پہ پڑ گئی ہے دھول شیشۂ دل میں بال ہے

بھٹکے ہوؤں کو راہ دیں، خستہ دلوں کو چاہ دیں
وہ نہ تجھے پناہ دیں خام ترا خیال ہے

سجدے کا شوق تھا تجھے لے وہ حضور آ گئے
اے مری چشمِ منتظر اب ترا کیا خیال ہے

عزمِ حیات دیجیے، غم سے نجات دیجیے
حشر میں ساتھ دیجیے صرف یہی سوال ہے

ساجدِ بے ہنر بھلا اُن کی ثنا کرے گا کیا
جان لے ان کا مرتبہ کس کی بھلا مجال ہے

Scanned by CamScanner

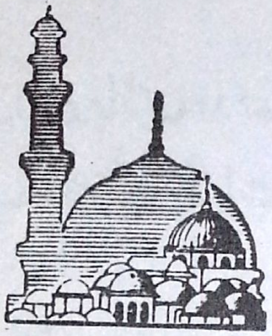

کون گنوائے گا صِفات اُن کی
فہم سے ماورا ہے ذات اُن کی

دولتیں معرفت کی اُس کو مِلیں
جس نے پائیں توجّہات اُن کی

عاشِقوں کی یہی علامت ہے
دل میں یادُ انکی لب پہ بات اُن کی

Scanned by CamScanner

اُن کی دولت ہمارے ٹوٹے دل
یوں تو یہ ساری کائنات اُن کی

ساری دنیا سے ہے وہ مستغنی
جس پہ ہے چشمِ التفات اُن کی

کچھ نہیں کہتے اپنی جانب سے
وحیِ حق ہے ہر ایک بات اُن کی

جس کو جو چاہیں وہ عطا کر دیں
فرش سے عرش تک ہے بات اُن کی

اُن پہ قرباں جنہوں نے جاں کر دی
موت بھی بن گئی حیات اُن کی

جن پہ ساجدؔ ہے اُن کی چشمِ کرم
روزِ روشن بنی ہے رات اُن کی

Scanned by CamScanner

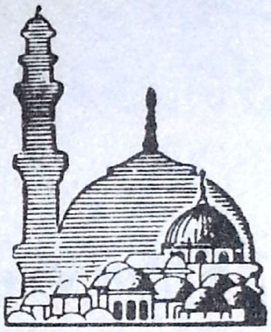

اِس درجہ معتبر مرے آقا کی ذات ہے
حق ہے جدھر اُدھر مرے آقا کی ذات ہے

موسیٰؑ بھی ہیں عظیم اور عیسیٰؑ بھی ہیں عظیم
لیکن عظیم تر مرے آقا کی ذات ہے

باطِل کو سرنگوں کیا ایماں کو سُرخرو
تفریقِ خیر و شر مرے آقا کی ذات ہے

Scanned by CamScanner

جن و بشر سے لے کے خدائے عظیم تک
منظورِ ہر نظر مرے آقا کی ذات ہے

آتے ہیں وہ مدد کو کہیں سے پکاریئے
اِس درجہ با خبر مرے آقا کی ذات ہے

سب کو عطا جو کرتی ہے اللہ کی ہے ذات
تقسیم پر مگر مرے آقا کی ذات ہے

وہ حشر ہو کہ قبر کہ ہو زیست کا سفر
ہر رہ میں ہم سفر مرے آقا کی ذات ہے

ساجد ہے جس مقام کا محرم فقط خدا
ایسے مقام پر مرے آقا کی ذات ہے

Scanned by CamScanner

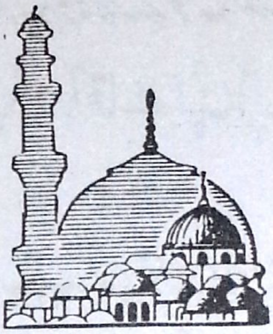

اُن کے نام پر جینا خُلد کی ضمانت ہے
اُن کے نام پر مرنا زندگی کی قیمت ہے

اُن کا عشق ہے دل میں ہر عمل عبادت ہے
اُن سے بغض ہے دل میں ہر عمل اکارت ہے

ایک ہے خدا، کوئی بھی نہیں شریک اس کا
یہ یقین کی دولت آپ کی بدولت ہے

حشر میں وہ اپنا لیں مجھ کو بھی کسی صورت
میری سرخروئی کی اک یہی تو صورت ہے

Scanned by CamScanner

خُلق ہے عظیم اُن کا، فیض ہے عمیم اُن کا
نام ہے کریم ان کا، رحم انکی عادت ہے

عِشق ہو پیمبر کا، راہبر اگر اپنا
دوستو مدینے کے راستے میں جنت ہے

پاس ہیں جو آقا کے خوش نصیب ہیں کتنے
ہم ہیں دُور آقا سے اپنی اپنی قسمت ہے

بے ادب ہیں بے حِس ہیں بے نوا ہیں مفلس ہیں
نام کے مُسلماں ہیں نیکیوں سے نفرت ہے

باعمل تھے زندہ تھے بے عمل ہیں مُردہ ہیں
وہ بھی اک حقیقت تھی یہ بھی اک حقیقت ہے

صرف اُن کا دامن ہے میرے ہاتھ میں ثناؔ
اور میرے آقا کے ہاتھ میں شفاعت ہے

Scanned by CamScanner

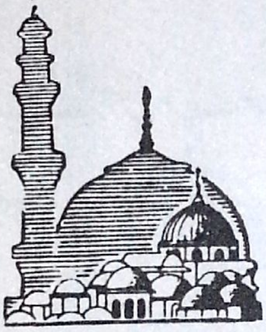

جب بھی ہو آپ کی دید آقا
ہے اُسی دن مری عید آقا

آپ کی خاکِ پا کے ہیں ذرّے
انجُم و ماہ و خورشید آقا

آپ نے اپنے ہر اک عمل پر
حق سے پائی ہے تائید آقا

آپ کی معرفت حق کا عرفاں
دیدِ حق آپ کی دید آقا

رہبروں کو جو رستہ دکھائے
آپ کی ہے وہ تقلید آقا

دشمنوں سے بھی مہر و وفا کی
آپ نے کی ہے تاکید آقا

آپ کے عشق کی مے خدا دے
آپ دیں جامِ توحید آقا

بے کسوں بے بسوں کے سہارے
نا اُمیدوں کی اُمّید آقا

لاج محشر میں رہ جائے ساجدؔ
کاش فرمائیں تائید آقا

Scanned by CamScanner

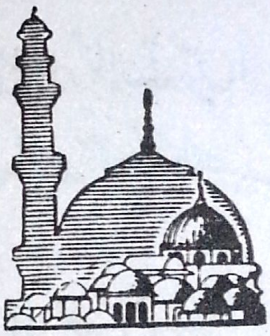

گدائے کوئے محمدؐ عجیب کیسا ہے
حیات بانٹ رہا ہے غریب کیسا ہے

ہمارا ذہن ہی کیا اور اس کی کیا پرواز
خدا ہی جانے خدا کا حبیب کیسا ہے

جفا گروں سے وفا، ظالموں کے حق میں دعا
یہ سب سے آخری حق کا نقیب کیسا ہے

Scanned by CamScanner

صبا مدینے سے آئی ہے لوٹ کر شاید
فضاؤں میں یہ تعطر عجیب کیسا ہے

کسے وہ در پہ بُلا لیں کسے وہ دُور رکھیں
کسے خبر ہے کہ کس کا نصیب کیسا ہے

ہے صرف دیدِ نبیؐ ہی علاجِ ہجرِ نبیؐ
دوائیں سوچ رہا ہے طبیب کیسا ہے

جنہیں حضور بُلاتے ہیں اپنے روضے پر
وہ لوگ کیسے ہیں اُنکا نصیب کیسا ہے

کیا ہے یاد مجھے کیا حضور نے ساجد
یہ نور سا رگِ جاں کے قریب کیسا ہے

Scanned by CamScanner

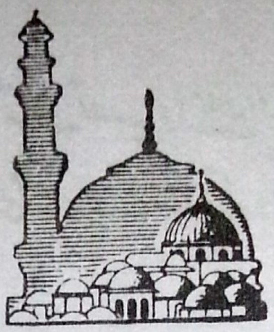

ق

مضحکہ بھی اڑا کے دیکھ لیا
اک جہاں نے ستا کے دیکھ لیا

راہِ حق سے ہٹا سکا نہ کوئی
سب نے سمجھا بجھا کے دیکھ لیا

ق

حق نے محبوب کو شبِ معراج
ہر نظر سے چھپا کے دیکھ لیا

دیکھتی دیکھتے ہوئے دنیا
آسماں پر بُلا کے دیکھ لیا

ق

ہم نے دنیا کے سب طبیبوں کو
زخمِ دل کا دکھا کے دیکھ لیا

Scanned by CamScanner

صرف عشقِ نبی ﷺ بنا مرہم
ہر طرح آزما کے دیکھ لیا

تم نے تفسیرِ والضحیٰ کر دی
رخ سے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

نسبتِ مصطفےٰ ہی کام آئی
سب کو اپنا بنا کے دیکھ لیا

رحمتِ حق کی بے پناہی کو
رُوپ میں مصطفےٰ کے دیکھ لیا

سبھی نکلے تمہارے دست نگر
ہم نے ہر در پہ جا کے دیکھ لیا

عِشق میں دُوریاں نہیں چلتا
قُرب میں اولیا کے دیکھ لیا

Scanned by CamScanner

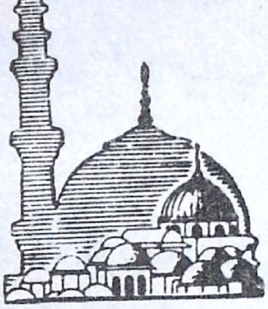

اسیر زُلفِ رسالت مآب کوئی نہیں
اگر ہے کوئی تو اس کا جواب کوئی نہیں

وہ جاہلوں کو معلم کریں گداؤں کو شاہ
جہاں میں اِس بڑا انقلاب کوئی نہیں

بس آپ ہی کو کیا سر فرازِ محبوبی
خُدا کا اس سے حسین انتخاب کوئی نہیں

Scanned by CamScanner

غُلام کہہ کے پُکاریں مجھے مرے آقا
بڑا مرے لئے اس سے خطاب کوئی نہیں

مرے گناہ تو گنتی میں ہیں فرشتوں کی
مگر تمہارے کرم کا حساب کوئی نہیں

بغیر اُن کے وسیلے کے مانگتے ہو تو پھر
یہ مت کہو کہ دُعا مُستجاب کوئی نہیں

نبیؐ کی شان گھٹانے میں سیکڑوں کم علم
لگے ہوئے ہیں مگر کامیاب کوئی نہیں

جو وہ نظر سے گرا دیں جو وہ پناہ نہ دیں
تو پھر ترا دلِ خانہ خراب کوئی نہیں

نہیں ہے دِل میں اگر عشقِ مصطفٰےؐ اسناؔ
عمل ہوں کیسے ہی اعلیٰ ثواب کوئی نہیں

Scanned by CamScanner

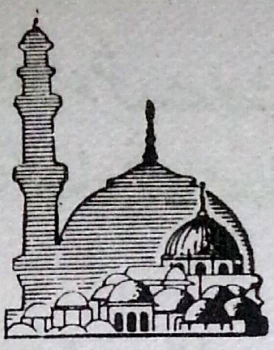

حاصلِ ہر نظارہ مدینہ
منزلِ ہر تمنا مدینہ

سارے نبیوں سے اعلیٰ محمدؐ
سارے شہروں سے اچھا مدینہ

وصلِ حق کا وسیلہ محمدؐ
منزلِ حق کا جادہ مدینہ

عافیت گاہِ حرماں نصیباں
بیکسوں کا ٹھکانا مدینہ

غیر ممکن ہے جنّت کا مِلنا
راہ میں گر نہ آیا مدینہ

Scanned by CamScanner

خُلد کیا اُن کی نظروں میں آئے
جن کی آنکھوں نے دیکھا مدینہ

مصطفیٰؐ عرش سے لوٹ آئے
بن گیا عرشِ اعلیٰ مدینہ

طے سفر عمر کا ہو نہ جائے
دُور ہے اور کتنا مدینہ

آخری سانس جب وقت آئے
سامنے ہو خُدارا مدینہ

مرنے والے کی حسرت جو پُوچھی
مُنہ سے نکلا مدینہ مدینہ

اہلِ ایماں کی نظروں میں جلّا
خُلد و فردوس، مکّہ مدینہ

Scanned by CamScanner

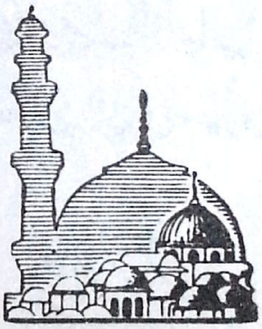

کسی کو کچھ نہ مِلا اُن کی بخششوں کے بغیر
فلاح کب ہوئی اُن کی نوازشوں کے بغیر

یہ آفتاب یہ انجم یہ ماہ کچھ بھی نہیں
تمہارے رُوئے مُنوّر کی تابشوں کے بغیر

کہاں بچے گی یہ کھیتی یقین و ایماں کی!
تمہارے لطف و عنایت کی بارشوں کے بغیر

جہاں میں نامِ خُدا عام ہو نہ سکتا تھا
جنابِ ختمِ رسالت کی کوششوں کے بغیر

حُضورِ حضرتِ حق سُرخروئی محشر میں
نہ پا سکو گے شریعت کی بندشوں کے بغیر

جو ایک ہاتھ سے دو، دُوسرے کو علم نہ ہو
ملے گی خُلد عمل کی نمائشوں کے بغیر

شفیع اُن کو بنا لو حیات میں ساجد
ملے گی خُلد نہ اُن کی سفارشوں کے بغیر

Scanned by CamScanner

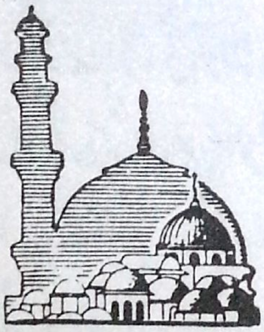

آپ کے نام سے ہے کام رسُولِ عربیؐ
کام آتا ہے یہی نام رسولِ عربیؐ

رُوح کے واسطے ہے وجہِ سکوں آپکا ذکر
آپ کی یاد، دل آرام رسُولِ عربیؐ

Scanned by CamScanner

صرف اسواسطے ہیں خاص رسُولوں میں حضورؐ
آپ کا لُطف جو ہے عام رسُولِ عربیؐ

سرِ ہنگامۂ محشر لبِ حوضِ کوثر
ہو عطا مجھ کو بھی اک جام رسُولِ عربیؐ

جب سے منسوب ہیں یہ آپ کے زلف و رخ سے
قیمتی ہیں سحر و شام رسُولِ عربیؐ

آپ کی پختگیٔ ذہن کا صدقہ مل جائے
جذبۂ دل ہے مرا خام رسُولِ عربیؐ

میں نثار آپ کے بازو کی توانائی کے
بیس ہوں اور گردشِ ایام رسُولِ عربیؐ

یوں تو اللہ کی ہر چیز ہے نعمت ساجد
پر ہیں سب سے بڑا انعام رسُولِ عربیؐ

Scanned by CamScanner

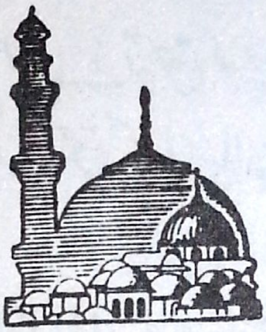

وجہ تخلیقِ دو جہاں تم ہو
واقفِ رازِ کُن فکاں تم ہو

کیسے پہنچوں وہاں جہاں تم ہو
میں زمیں ہوں تو آسماں تم ہو

دوستوں کو کہاں بھلاؤ گے
دُشمنوں پر بھی مہرباں تم ہو

Scanned by CamScanner

کیسے آؤ گے میرے ذہن میں تم
میں ہوں محدود بیکراں تم ہو

ہے تمہارا ہر اک عمل محمود
زندگی کے مزاج داں تم ہو

ڈھونڈھنے سے بھی وہ نہیں ملتا
جس کو معلوم ہے کہاں تم ہو

تم کو جانے تو حق کو پہچانے
بندۂ و حق کے درمیاں تم ہو

خار ہی خار ہیں جہاں میں آج
پھول ہی پھول ہیں جہاں تم ہو

چاہیئے کیا اب اور ساجد کو
اسکے حافظ ہو پاسباں تم ہو

Scanned by CamScanner

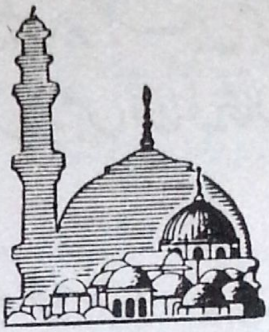

میں جس کو عشقِ محمدؐ میں مبتلا دیکھوں
مقدّر اس کا سکندر سے بھی سِوا دیکھوں

جو مجھ کو چشمِ حقیقت نگر خُدا دے دے
تو میں رسُول کا حُسنِ خُدا نُما دیکھوں

بُلا ہی لو مجھے روضے پہ اب مرے آقا
تمہارے اِذن کا کب تک میں راستا دیکھوں

نبیؐ بتائے تو بس حق کی معرفت سمجھوں
خدا دکھائے تو بس حسنِ مُصطفٰے دیکھوں

یہ اور بات کہ خود پیٹ بھر کبھی نہ مِلا
پر اُن کے در پہ میں شاہوں کو مانگتا دیکھوں

بس اب تو حدِّ نظر تک انہیں کا جلوہ ہے
جب اُن کو دیکھ چکا میں تو اور کیا دیکھوں

وہ نا سمجھ ہیں جو سمجھیں نبیؐ کو خود جیسا
فرازِ عرش پہ میں اُن کی خاکِ پا دیکھوں

مِلا ہے مجھ کو اشارہ یہ مَن رَآنی سے
میں دیدِ حق کے لئے رُوئے مصطفیٰؐ دیکھوں

انہیں خُدا نے بنایا ہے رحمتِ عالم
میں آج حالِ دل اپنا انہیں سُنا دیکھوں

مِصیبتوں سے میں بھڑ جاؤں یا نبی کہہ کر
میں آج گردشِ دوراں کا حوصلہ دیکھوں

کِسی کے عیب و ہُنر کے شمار سے پہلے
یہ لازمی ہے کہ ساجد خود آئینہ دیکھوں

Scanned by CamScanner

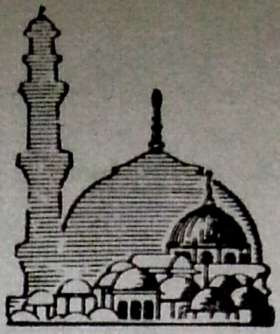

آئی بادِ صبا مدینے سے
لائی بوئے وفا مدینے سے

اشکِ حسرت چلے ان آنکھوں سے
ابرِ رحمت چلا مدینے سے

سب سے کہہ دو کہ ہو کے جاتا ہے
خُلد کا راستا مدینے سے

سَاری دُنیا میں بانٹی جاتی ہے
رحمتِ کبریا مدینے سے

ہم غریبوں کو بھی کوئی لا دے
دردِ دل کی دوا مدینے سے

واسطہ حق سے ہو نہیں سکتا
گر نہ ہو رابطہ مدینے سے

Scanned by CamScanner

اب رہے گا جو حشر تک رائج
ایسا سِکّہ چلا مدینے سے

سب غریبوں کو سب امیروں کو
جو مِلا وہ مِلا مدینے سے

لائے کیا گر نہ لائے حسنِ عمل
آئے مکّے سے یا مدینے سے

اس کے دونوں جہان ہیں آباد
جس کو ہے واسطہ مدینے سے

عِشق کی انتہا مدینے پر
عِشق کی ابتدا مدینے سے

روزِ محشر اُٹھے گی اے ساجد
مغفرت کی گھٹا مدینے سے

Scanned by CamScanner

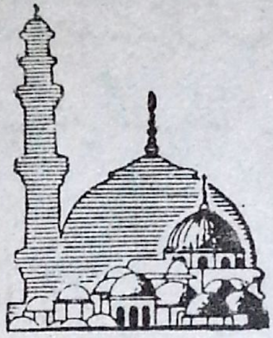

جو دل میں کچھ بھی خلافِ حبیبِ رب ہو گا
تو پھر ہر ایک عمل موجبِ غضب ہو گا

بغیر فرقِ مراتب کئے فلاح نہیں
وہ بد نصیب بھی ہو گا جو بے ادب ہو گا

اطاعت اُن کی دکھائے گی صرف راہِ نجات
نبی کا عشق ہی بخشش کا اک سبب ہو گا

کوئی خُدا کے کرم سے بنے گا شیرِ خدا
کوئی خرابیٔ قسمت سے بُولہب ہو گا

Scanned by CamScanner

عذاب کے لئے اسباب بن کے آئیں گے
مگر کرم مرے آقا کا بے سبب ہوگا

حریف غارِ حرا دل کی وادیاں ہونگی
جوان ہیں پرتوِ ذاتِ شہِ عرب ہوگا

حضور مجھ کو مدینے میں کب بلائیں گے
حضور آپ کا یہ لطفِ خاص کب ہوگا

ق

ہے کون آج جو کہہ دے یہ اہلِ طائف سے
غضب خدا کا نہ گر اب ہوا تو تب ہوگا

نبی کے خوں میں نہایا ہوا ہر اک پتھر
گواہ بن کے قیامت کے دن طلب ہوگا

غلام کہہ کے پکاریں جو آپ ساجد کو
تو اس کو باعثِ عزت یہی لقب ہوگا

Scanned by CamScanner

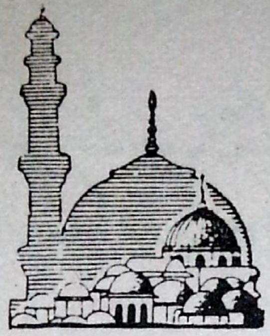

ق

ذہن اس شخص کا رسا کیا ہو
عقل سے اس کو فائدہ کیا ہو

جو نہ سمجھے حضور کا رتبہ
ذاتِ حق سے وہ آشنا کیا ہو

عشقِ سرکار دل میں ہے تو سہی
اور جنّت کا راستہ کیا ہو

جب خُدا خود کرے ثنا اُن کی
مجھ سے پھر مدحِ مصطفٰے کیا ہو

قبلِ آدم ہے ابتدا جس کی
جانے پھر اس کی انتہا کیا ہو

Scanned by CamScanner

ان کا دیدار آج تک نہ ہوا
اے مری آرزو بتا کیا ہو

خاکِ کوئے حبیبِ حق کے سوا
دردِ دل کی مرے دوا کیا ہو

مصطفےٰ مجتبےٰ حبیبِ خدا
بس خدا جانے تم کو کیا کیا ہو

ق

اپنے محبوب سے شبِ معراج
جانے محبوب نے کہا کیا ہو

بس وہی جانے یا حبیب اس کا
عقلِ انساں سے فیصلا کیا ہو

میں ہوں ساجد گدائے کوئے نبیؐ
مجھ کو پھر خوفِ حشر کا کیا ہو

Scanned by CamScanner

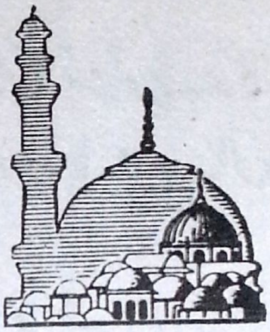

حاصل اُسے حمایتِ ربِّ جلیل ہو
تم جس کی سمت ہو وہ بھلا کیوں ذلیل ہو

اُن کی مثال ہو نہیں سکتا کوئی کبھی
چاہے کوئی کلیم ہو چاہے خلیل ہو

ہے اور کون سیّدِ کونین کے سوا
محشر میں پیشِ حق جو ہمارا وکیل ہو

دیکھو اگر کسی کے لب پہ وہ آیا نبیؐ کا نام
پڑھتے نہیں درود بڑے ہی بخیل ہو

Scanned by CamScanner

مومن ہو تم تو دل میں دکھاؤ نبیؐ کا عشق
دعوے کے ساتھ ساتھ ہی اس کی دلیل ہو

دوزخ کی سختیاں بھی تو جھیلے گا بس وہی
دنیا میں چاہے کتنی ہی کافر کو ڈھیل ہو

اُن کے کرم کا مُنہ تو پڑے گا ہی دیکھنا
کتنا ہی کوئی چاہے یہاں خود کفیل ہو

میرا کوئی عمل نہیں شایانِ لُطفِ خاص
آقا مری نجات کی کوئی سبیل ہو

مختار کر رہا ہے حق اپنے حبیب کو
اُس کا معاملہ ہے کوئی کیوں خجیل ہو

ساجد رہِ حیات میں دشواریاں نہ ہوں
نقشِ قدم رسول کا گر سنگِ میل ہو

Scanned by CamScanner

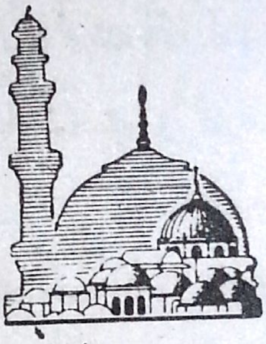

تمہاری عظمتِ کردار آقا
ہماری دولتِ بیدار آقا

تمہیں جن عادتوں سے عار آقا
ہمیں اُن عادتوں سے پیار آقا

خلافِ دیں کبھی جو مشغلے تھے
وہ ہیں آج اپنا کاروبار آقا

Scanned by CamScanner

اخوت سے ہیں بے بہرہ مسلماں!
تباہی کے ہیں سب آثار آقا

بدلنے کے لیئے اُمت کی حالت
ہے اک چشمِ کرم درکار آقا

تمہارا اک اشارہ کارآمد
ہماری کوششیں بیکار آقا

تمہاری قوتِ بازو کے صدقے
مری کشتی ہے اور منجدھار آقا

خدارا اک نگاہِ صحت افزا
مسیحا تم ہو میں بیمار آقا

غریبوں مفلسوں کی عافیت گہ
تمہارا سایۂ دیوار آقا

مرے سر سے بلائیں ٹالنے کا
تمہارا نام ذمّہ دار آقا

Scanned by CamScanner

گرانا اپنی نظروں سے نہ مجھ کو
مرے آقا مرے غم خوار آقا

قیامت میں مری بخشش کی منزل
تمہیں آساں مجھے دشوار آقا

تمہاری ذات سے انکار کرنا
وجودِ حق سے ہے انکار آقا

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ
تمہارا گلستاں بے خار آقا

جو تم چاہو تو اپنی زندگی میں
ہو ساجد حاضرِ دربار آقا

Scanned by CamScanner

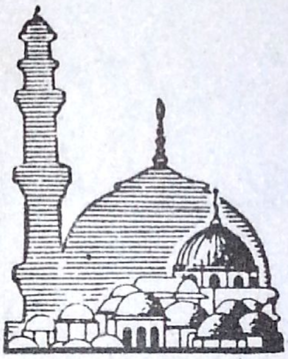

مرضئ اللہ کی ضامن ہے اُلفت آپ کی
وجہِ قُربِ خالقِ اکبر ہے قربت آپ کی

ہر زمانے کے مطابق ہے شریعت آپ کی
کیا مزاج آگاہِ فطرت ہے طبیعت آپ کی

شافعِ محشر بنایا ہے خدا نے آپ کو
دھوم ہوگی حشر میں روزِ قیامت آپ کی

Scanned by CamScanner

ہے جنہیں بغض آپ سے پتھر سے بھی بدتر ہیں وہ
ورنہ پتھر نے تو خود دی ہے شہادت آپ کی

ایسے مجرم کے بَری ہونے میں پھر کیا ہے کلام
ہو جسے حاصل سرِ محشر شفاعت آپ کی

انجمن آرائی کے اعجاز دنیا دیکھ لے
اس لئے ٹوٹے دلوں میں ہے سکونت آپ کی

ختم ہو کر رہ گئیں عشق و خرد کی دوریاں
اک نیا اعجاز لے کر آئی حکمت آپ کی

ظلمتوں کے شہر کی قسمت بدلنے کے لئے
کاروانِ صبح کے ہاتھ آئی طلعت آپ کی

اپنے ہر اچھے بُرے پر خود جھکے پڑتے ہیں آپ
عاصیوں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے رحمت آپ کی

ق

ساری دنیا میں مسلماں دربدر ہیں خوار ہیں
ہے مسلمانوں کو پھر آقا ضرورت آپ کی

Scanned by CamScanner

آپ کے اخلاق کو یکسر بھلا بیٹھے ہیں یہ
اِن میں صورت ہے نہ سیرت ہے نہ خصلت آپ کی

اِن کی دولت بے حسی، سرمایہ ان کا بے کسی
کھو چکے بخشی ہوئی یہ شان و شوکت آپ کی

ہے قیادت ریزہ ریزہ مرکزیت پاش پاش
اَن گِنت فِرقوں میں ہے تقسیم اُمّت آپ کی

کیا بھلا ساجد سے حق تعریف کا ہوگا ادا
جب خُدا قرآن میں کرتا ہے مدحت آپ کی

Scanned by CamScanner

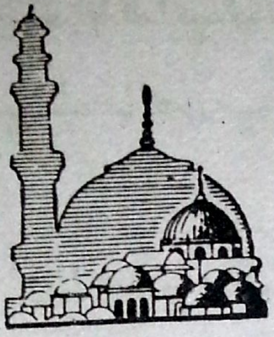

سب سے اچھا لقب آپ کا
سب سے اعلےٰ نسب آپ کا

آپ جس کو بھی جو چاہیں دیں
یہ عجم یہ عرب آپ کا

بادشاہوں کو دیتا ہے بھیک
ہے گدا بھی عجب آپ کا

یہ زر و مال یہ جان و دل
کچھ نہیں میرا، سب آپ کا

اک نگاہِ حیات آفریں
ہے گدا جاں بلب آپ کا

Scanned by CamScanner

جنّ و انس انبیاء و رسل
فرض سب پر ادب آپ کا

میرے ساتھ آپ کی رحمتیں
آپ کے ساتھ رب آپ کا

خاتمُ الانبیاء حشر تک
یہ زمانہ ہے اب آپ کا

یاد ہو ہر گھڑی آپ کی
ذکر ہو روز و شب آپ کا

کاش آئے پیامِ اجل
سامنے در ہو جب آپ کا

ہے بس ارمانِ ساجدؔ یہی
آئے اِذنِ طلب آپ کا

Scanned by CamScanner

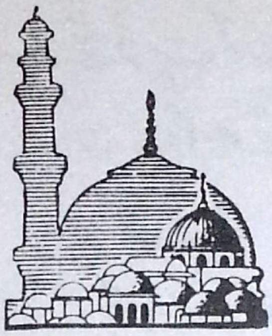

اک ہم کہ اُن کے ذکر سے بے زار ہو گئے
اک وہ کہ بخشوانے کو تیّار ہو گئے

مائل بہ التفات جو سرکار ہو گئے
ذہنوں سے دُور جہل کے آثار ہو گئے

ڈالی کمندِ خُلق اک اُمّی نے اِس طرح
ارباب عقل و ہوش گرفتار ہو گئے

مُعجز نمائیِ لبِ اعجاز دیکھیے
بے جان سنگ مائلِ گفتار ہو گئے

Scanned by CamScanner

اُن کی نگاہِ مہر سے نا آشنائے مہر
ایثار اور خلوص کا معیار ہو گئے

آپس میں تھے رحیم جو اصحابِ مصطفےٰ
کُفّار کے لیئے وہی تلوار ہو گئے

دامن سے تھے قریب تو ہم سر فراز تھے
دامن سے اُن کے دُور ہوئے خوار ہو گئے

ق

اپنا تو کیا شمار ہے اصحابِ مصطفےٰ
جو زندگی میں خُلد کے حق دار ہو گئے

آواز سے نبی کی جو آواز بڑھ گئی
قُرآن کی نظر میں خطا وار ہو گئے

ساجد نہ دل ہے نذر کے قابل نہ جان ہے
کِس مُنہ پہ آپ طالبِ دیدار ہو گئے

Scanned by CamScanner

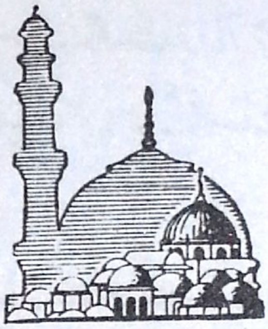

دیدیں شاہی وہ خستہ حالوں کو
کردیں کامل وہ بے کمالوں کو

اُن کے اقبال کو خُدا رکھے
خُوب جلنے دو جلنے والوں کو

کم نگاہوں کو خوش نگاہ کیا
وسعتیں بخش دیں خیالوں کو

Scanned by CamScanner

حق کی تائید ہو گئی حاصل
اُن کی تائید کرنے والوں کو

مِلا حسنِ نبیؐ کا اک ذرّہ
ساری دُنیا کے خوش جمالوں کو

روز ملتی ہے اک حیات نئی
نام پر ان کے مرنے والوں کو

دستِ رحمت دراز ہو جائے
بھیک مل جائے خستہ حالوں کو

رشک سے دیکھتے ہیں ماہ و نجوم
میرے پائے طلب کے چھالوں کو

کاش ساجد ملے رہِ طیبہ
میری آہوں کو میرے نالوں کو

Scanned by CamScanner

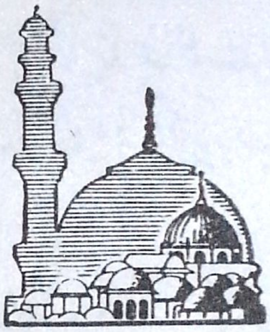

توصیفِ مصطفےٰ کہاں میری زباں کہاں
زد میں زمیں کی آئے بھلا آسماں کہاں

معراج میں وہ جائیں اور اُنکا خدا فقط
گزرے کہاں کہاں سے وہ پہنچے کہاں کہاں

ہم عاصیوں کا حشر میں کوئی بجز نبی
حامی کہاں شفیع کہاں مہرباں کہاں

Scanned by CamScanner

ایمان کی دلیل ہے نسبت رسولؐ کی
عشقِ نبیؐ نہ ہو تو حصولِ جناں کہاں

تا عرش خاکِ پائے محمدؐ پہنچ گئی
پہنچے گی اس کے رتبے کو یہ کہکشاں کہاں

معراج مصطفےٰؐ کی جو منظورِ حق ہوئی
پہنچے اک آن میں شہِ کون و مکاں کہاں

ایماں نہ ہو جو اپنا حفاظت میں آپ کی
چھوڑینگی اس چراغ کو یہ آندھیاں کہاں

ساجد بغیر رہبریٔ شاہِ مرسلاں
پائیں گے آپ منزلِ حق کا نشاں کہاں

Scanned by CamScanner

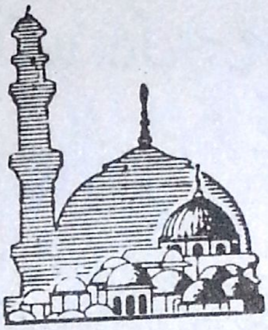

جو خود کو نبیؐ پر فدا کر چکے ہیں
وہ فرضِ محبت ادا کر چکے ہیں

چلو تم بھی دامانِ احمدؐ پکڑ لو
یہی کام سب رہنما کر چکے ہیں

چلے ہیں جو اک گام طیبہ کی جانب
وہ طے خُلد کا راستا کر چکے ہیں

Scanned by CamScanner

رہے اب بھی گمراہ کوئی تو قسمت
وہ فرضِ ہدایت ادا کر چکے ہیں

وہی صرف مومن ہیں جو اپنا سب کچھ
فدائے حبیبِ خدا کر چکے ہیں

ہے بس آپ کا در پناہِ غریباں
ہر اک در پہ ہم التجا کر چکے ہیں

ہوا انکے دامن کی ہی بس علاج اب
جہاں کے اطبّا دوا کر چکے ہیں

جو تم دل سے مانگو تو پاؤ گے ساجد
وہ دنیا کو کیا کیا عطا کر چکے ہیں

Scanned by CamScanner

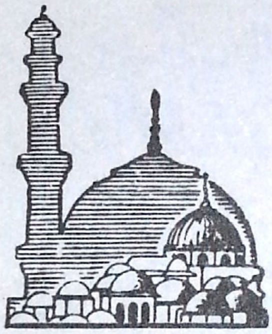

کون سا گوشہ یہاں نور سے معمور نہیں
کون سا ذرۂ طیبہ شررِ طور نہیں

اُن کا دیدار میسّر ہو قضا سے پہلے
جذبۂ دل ہے سلامت تو وہ دن دُور نہیں

ذرّہ ہو جائے حریفِ مہ و خورشید ابھی
اُن کے الطاف و عنایات سے کچھ دُور نہیں

طالبِ حق کو ہے لازم درِ شہ کی نسبت
وہ مسلمان نہیں جس کو یہ منظور نہیں

اُن کا دستور وہ ہے جس کا محافظ ہے خدا
گردشیں جس کو بدل دیں یہ وہ دستور نہیں

اُن پہ قربان مری جان مرا دل جن کو
میری رسوائی کسی حال میں منظور نہیں

وہ تو ہر لمحہ قریبِ رگِ جاں رہتے ہیں
اُن کے دیدار کا آنکھوں کو ہی مقدور نہیں

جس کے پھولوں میں نہ ہو لذّتِ خارِ طیبہ
ایسی جنّت تری رضواں ہمیں منظور نہیں

وہ تو ساجدؔ مجھے جب چاہیں بُلا لیں دَر پر
میرے جذبے میں صداقت ابھی بھرپور نہیں

Scanned by CamScanner

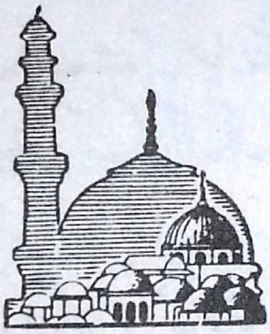

وَاللیل اُن کی زلفِ دوتا کی ثنا میں ہے
بدرُالدجےٰ کی شرح رُخِ پُرضیا میں ہے

اُن کا پیام سینۂ اہلِ وفا میں ہے
اُن کا مقام دیدۂ حق آشنا میں ہے

انسان چاند پر جو رہِ ارتقا میں ہے
یہ اُن کا نقشِ پا ہے جو ابتک خلا میں ہے

نِسبت سے اُن کی فضلِ خُدا کو تلاش کر
اللہ کی رضا تو نبیؐ کی رضا میں ہے

وہ کچھ نہیں جو اُن کی نِگاہوں سے گِر گیا
قیمت ہے اُس کی جو نگہِ مصطفےٰؐ میں ہے

اِدراک اس کا فہمِ بشر سے ہے ماورا
وہ ربط جو حبیبِ خدا اور خدا میں ہے

ہے صرف آپ سے ہی عبارت شعورِ زیست
درسِ حیات آپ کی اک اک ادا میں ہے

شاہوں کو بھی تو تنگیٔ داماں کا ہے گِلہ
اِتنا مرے حضور کے دستِ عطا میں ہے

ساجد بھلا کہاں ہے گلستانِ خلد میں
وہ کیف جو دیارِ نبیؐ کی فضا میں ہے

Scanned by CamScanner

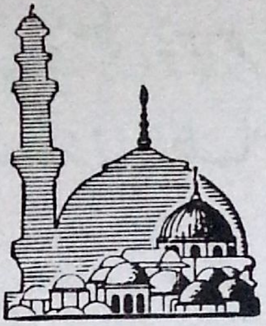

خلق کا مدّعا مصطفےٰ
خواہشِ کبریا مصطفےٰ

فہم سے ماورا مصطفےٰ
کون سمجھے ہیں کیا مصطفےٰ

وجہِ تخلیقِ کون و مکاں
ہے وجود آپ کا مصطفےٰ

اوّلیں شاہکارِ خدا
خاتم الانبیا مصطفےٰ

میں کہ خود سے بھی ناآشنا
رازدارِ خدا مصطفےٰ

میں اندھیروں کا جمِّ غفیر
نُور کا سِلسلہ مصطفیٰؐ

حق ہے معطی تو قاسم ہیں وہ
خانہ زادِ عطا مصطفیٰؐ

رحمتوں کو عطا کر کے جسم
نام حق نے دیا مصطفیٰؐ

لاکھ میری طرح غم زدہ
ایک غم آشنا مصطفیٰؐ

عقل کی حُسن کی عِشق کی
ابتدا انتہا مصطفیٰؐ

دونوں عالم میں ساجد فقط
ہیں مرا آسرا مصطفیٰؐ

Scanned by CamScanner

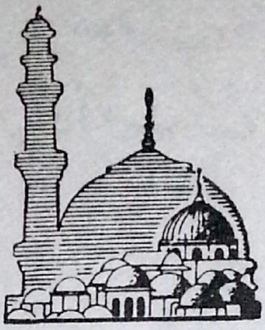

عرفان ہے ایقان ہے ایمان ہے دیں ہے
فردوسِ بریں بھی اِسی کوچے میں کہیں ہے

حُسن ایسا کہ اللہ نے محبوب بنایا
یکتائی کا یہ حال کہ سایہ بھی نہیں ہے

عارض کا تصوُّر، کبھی گیسُو کا تصوُّر
ہر صبح حسیں ہے مری ہر شام حسیں ہے

جب دیکھ چکیں اُن کو تو پھر کچھ بھی نہ دیکھیں
آنکھوں کو یہی مشورۂ قلبِ حزیں ہے

اس در پہ پہنچنا تو ہے قسمت سے عبارت
دیدارِ مدینہ کی تمنّا بھی حسیں ہے

Scanned by CamScanner

سب کچھ ہے جو اقرارِ محبّت ہے نبیؐ سے
انکار کی صورت میں نہ دنیا ہے نہ دیں ہے

وَاللیل کی تصویر ہے وہ زُلفِ مُعنبر
وَالشمس کا آئینہ رُخِ سرورِ دیں ہے

بے کار ہیں سب عشق و محبّت کے یہ دعوے
یہ دیکھا انہیں بھی تری اُلفت کا یقیں ہے

نعلینِ مُبارک سے یہ جھڑتے ہوئے ذرّے
اِن میں کوئی خورشید کوئی ماہِ مبیں ہے

تھا فاصلہ قوسین کا یا اس سے بھی کچھ کم
اب اور وضاحت کی ضرورت ہی نہیں ہے

ممکن نہیں امیّدِ کرم چھوڑ دے ساجد
وہ ہے تو گنہگار پر اتنا بھی نہیں ہے

Scanned by CamScanner

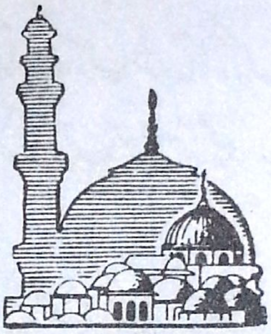

ہم ناز اُٹھائیں گے سدا بادِ صبا کے
اس کوچے کی خوشبو جو وہ لے آئے اُڑا کے

ہو جائیں شفایاب درِ پاک پہ جا کے
محتاج ہیں جو دردِ معاصی کی دوا کے

ہم جیسے بھی ہو جاتے ہیں حق بین و حق آگاہ
خاک اُن کے درِ پاک کی آنکھوں میں لگا کے

Scanned by CamScanner

دیدارِ خدا ہوتا ہے دیدار سے جن کے
بندے ہیں ہم اس بندۂ اللہ نما کے

ایمان کی دولت سے سرافراز ہیں بندے
یہ سب ہیں کرشمے لبِ اعجاز نما کے

آقا ہمیں اب اپنی نظر سے نہ گرائیں
ہم ہو گئے عادی کرم و مہر و عطا کے

چین آتا ہے کس طرح انہیں جیتے ہیں کیسے
لوٹ آتے ہیں جو کوچۂ محبوب میں جا کے

جب گرمیٔ محشر سے پریشاں ہو زمانہ
محتاج ہیں ہم آپ کے دامن کی ہوا کے

ساجد مرے نزدیک نجوم و مہ و خورشید
ذرات ہیں سرکار کی گردِ کفِ پا کے

Scanned by CamScanner

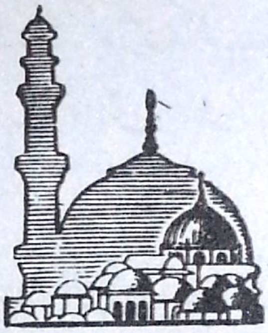

مل جائے آپ کا جو سہارا مرے حضورؐ
میرا بھی قد جہاں میں ہو اونچا مرے حضورؐ

ہاتھوں کا لمس دیتا ہے گویائی سنگ کو
فخرِ کلیم و جانِ مسیحا مرے حضورؐ

کس کو خبر انہیں شبِ معراج کیا مِلا
اللہ کے حضور تھے تنہا مرے حضورؐ

Scanned by CamScanner

چاہو نہ مجھ کو تم تو میں کچھ بھی ہوں، کچھ نہیں
اچھّا ہوں میں جو تم کہو اچھّا مرے حضورؐ

کافی ہے مغفرت کو یہ نسبت مرے لیے
میں ہوں غلام آپ ہیں آقا مرے حضورؐ

اللہ کو بھی آپ کی مرضی عزیز ہے
ہوگا وہی جو آپ نے چاہا مرے حضورؐ

امداد کیجیے کہ ہیں کفّار آج پھر
اسلام کے خلاف صف آرا مرے حضورؐ

یہ حشر ہے یہاں تو ہیں بس آپ دادرس
کوئی نہیں یہاں مرا اپنا مرے حضورؐ

صدقہ حضور کا کبھی ساجد کو بھی ملے
یہ بھی گدا ہے آپ کے در کا مرے حضورؐ

Scanned by CamScanner

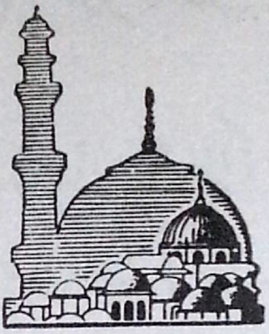

ق

طوق گردن میں جگ ہنسائی کا
ہے صلہ اُن سے بے وفائی کا

غیر اپنے تھے جب، گئے وہ دن
آج دشمن ہے بھائی بھائی کا

بے حسی کا لباس ہے تن پر
تاج سر پر ہے بے نوائی کا

نہ خلوصِ عمل نہ صدق زباں
اور غرّہ ہے پارسائی کا

Scanned by CamScanner

شاہ وہ کیا جسے نہیں ارماں
درِ سرکار کی گدائی کا

فرش پر دھوم شانِ رحمت کی
عرش پر شور مصطفائی کا

ناخنِ دستِ مصطفٰے کی قسم
ہے بھروسہ گرہ کُشائی کا

کہیں مانگو نہ ان کے در کے سوا
یہی معیار ہے گدائی کا

دل گرفتارِ حلقۂ گیسو
جان بیعانہ رُونمائی کا

جان ساجد فدا کرو ان پر
یہ طریقہ ہے آشنائی کا

Scanned by CamScanner

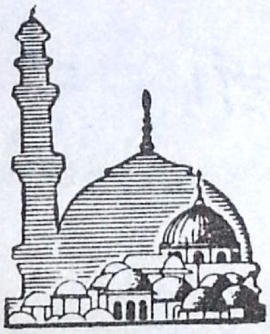

جب اطاعت حق کی ٹھیری طاعتِ ذاتِ رسولؐ
کون جانے کون پہچانے مقاماتِ رسولؐ

گردشِ حالات جب بھی مُنہ چِڑاتی ہے مرا
سُرخروئی بخش دیتی ہیں عنایاتِ رسولؐ

Scanned by CamScanner

اپنے کردار و عمل کی جانچ کرنے کے لیۓ
دیکھیۓ تفسیرِ قرآں، پڑھیۓ حالاتِ رسولؐ

فاصلہ بس دو کمانوں کا تھا یا اس سے بھی کم
جب ہوئی معراج میں حق سے ملاقاتِ رسولؐ

ردِّ کفر و شرک، استحصالِ جہل و معصیت
نزدِ اہلِ دل یہی تو ہیں مہمّاتِ رسولؐ

جنگ کا میدان ہو یا زندگی کے مرحلے
حشر تک لاگو رہیں گے انتظاماتِ رسولؐ

پاس، بدعات و توہم آ نہیں سکتے کبھی
ہو اگر دل میں ذرا پاسِ روایاتِ رسولؐ

ہاتھ میں بولے حجر، سجدہ کرے اُن کو شجر
شق ہوا اُنگلی سے قمر یہ تھے کمالاتِ رسولؐ

سیرِ عرش و دوزخ و باغِ جناں بے قیدِ وقت
کون سی منزل میں تھا علمِ طبیعاتِ رسولؐ

Scanned by CamScanner

زندگی کہنے کے قابل زندگی اُس کی ہوئی
جس نے کہنے کو بھی سُن لی ہیں حکایاتِ رسولؐ

اُن کا شاہد ہے سوائے حضرتِ صدّیقؓ کون
اندرونِ غار گذرے تھے جو لمحاتِ رسولؐ

پھینک کر جب تیغ قدموں میں گِرے ہونگے عمرؓ
کیا رہے ہونگے بھلا اس وقت جذباتِ رسولؐ

اہلِ دل کی ہے گواہی بیعتِ رضواں کے وقت
دستِ عثمانؓ بن گیا دستِ کراماتِ رسولؐ

خود کو ساجد سیرتِ احمدؐ میں ڈھالا اس طرح
بن گئی ذاتِ علیؓ آئینۂ ذاتِ رسولؐ

Scanned by CamScanner

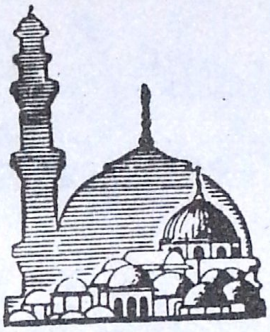

جزوِ ایماں ہے اُن کی اُلفت بھی
ہے مگر شرطِ استقامت بھی

ق

اُن پہ قربان دل بھی دولت بھی
جاہ و حشمت بھی شان و شوکت بھی

ذہن بھی، فکر بھی، فراست بھی
فہمِ و دانش بھی علم و حکمت بھی

Scanned by CamScanner

سب لُٹا کر ملے جو اُن کی رضا
کم نظر آئے گی یہ قیمت بھی

مومنو فرض و واجبات کے ساتھ
چاہیئے اتباعِ سُنّت بھی

ق

ہے زباں پر تو دعوئ اُلفت
ہے کوئی عشق کی علامت بھی

اپنی صورت میں اُن کی صورت کی
نہیں آتی کوئی شباہت بھی

درِ اقدس پہ وہ بُلائیں مجھے
کاش ایسی ہو میری قسمت بھی

درِ احمد سے پہلے مت رُکنا
راستے میں پڑے گی جنّت بھی

ہے جو دیدا اُن کی حشر پہ موقوف
آ ہی جاتی ہے بس قیامت بھی

Scanned by CamScanner

ق

خُلق کو اُن کے حق عظیم کہے
فرض ٹھیرائے اُن کی طاعت بھی

پھر بھی لوگ اُن کو اپنا جیسا کہیں
مجھ کو افسوس بھی ہے حیرت بھی

ق

وحدتِ حق کا جب کرو اقرار
دل میں ہو مصطفٰی کی عظمت بھی

ورنہ سارے عمل اکارت ہیں
خدمتِ خلق بھی عِبادت بھی

تم مزاج آشنائے ربِّ جلیل
مجھ سے پنہاں مری حقیقت بھی

ہو تمہیں دیدِ مصطفٰی ساجد
تم نے دیکھی ہے اپنی صُورت بھی

Scanned by CamScanner

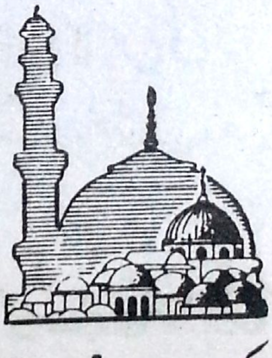

یہ کارِ حق ہے کیسے مدحتِ خیرُالوریٰ کیجے
سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہاں سے ابتدا کیجے

ہمیں کم مائیگی معلوم ہے افکار کی اپنے
ثنائے مصطفےٰ کا حق بھلا کیسے ادا کیجے

Scanned by CamScanner

سمجھیے معنئ واللیل گیسو کے توسّل سے
تصوّر کر کے اُن کے رُخ کا شرح والضحیٰ کیجے

پلا ہوں میں تو آقا آپ ہی کے دَر کے ٹکڑوں پر
کبھی مجھ کو نہ اس قیدِ غلامی سے رِہا کیجے

خدا نے آپ کو مختارِ جزو کل بنایا ہے
کسی کے وہم میں بھی جو نہ آئے وہ عطا کیجے

دعاؤں کی قبولیّت کی صُورت میں بتاتا ہوں
نبی کا واسطہ دے کر خُدا سے التجا کیجے

دلیل ایمانِ کامل کی فراہم کیجیے ایسے
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ سے وفا کیجے

کسی کی عیب جوئی کام نیکی کا نہیں ساجد
ہمیشہ جائزہ اعمال کا اپنے لیا کیجے

Scanned by CamScanner

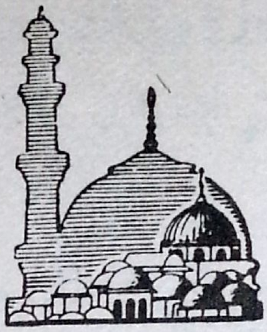

دھوپ کا سِلسلہ کہاں تک ہے؟
اُن کی رحمت کے سائباں تک ہے

وہ وہیں تک نبیؐ کو دیکھے گا
جس کی حدِّ نظر جہاں تک ہے

اُن کی مَنزِل کا کیا تعیّن ہو
اک قدم جن کا آسماں تک ہے

وہ کہاں ہیں کِسی کو کیا معلوم
پاؤں کی دھول کہکشاں تک ہے

عِشق سے پوچھو شرحِ اَوادنےٰ
عقل تو فرقِ دو کماں تک ہے

Scanned by CamScanner

جس پہ چلتے ہیں عاشقانِ نبیؐ
وہی رستہ درِ جناں تک ہے

عاصیو مت کرو پناہ کی فکر
اُن کا گھر حدِ لامکاں تک ہے

ہر مصیبت میں اپنی دوڑ فقط
درِ سرکارِ دو جہاں تک ہے

اعتبارِ بیان و صدقِ عمل
صرف پچھلوں کی داستاں تک ہے

سلسلہ قوم کی تباہی کا
کس کو معلوم ہے کہاں تک ہے

سر پہ ساجد کے مشکلوں کا یہ بار
آپ کے لطفِ بے کراں تک ہے

Scanned by CamScanner

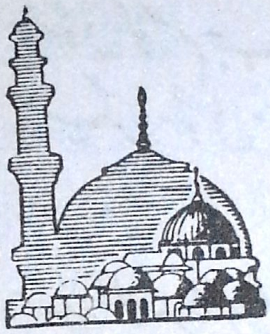

جو انہیں قبول ہو گیا
وہ عمل اصول ہو گیا

ہٹ گیا جو اُن کی راہ سے
راستے کی دھول ہو گیا

مصطفٰے کے عشق کے بغیر
ہر عمل فضول ہو گیا

Scanned by CamScanner

نسبتِ نبی کے فیض سے
ہر عمل قبول ہو گیا

تھی تلاشِ کوئے مصطفےٰ
خُلد کا حصول ہو گیا

اُن کی بارگاہِ حسن میں
عِشق با اصول ہو گیا

رحمتوں کو جسم جب مِلا
پیکرِ رسول ہو گیا

سیّد البشر کا ہر عمل
زیست کا اصول ہو گیا

ساجد انکے دستِ لُطف سے
کوہِ رنج پھول ہو گیا

Scanned by CamScanner

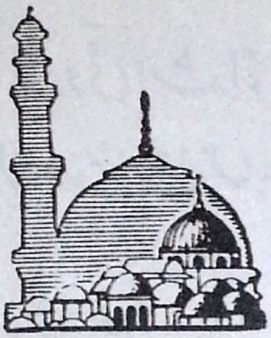

خُلق کی مٹی میں طاعت کے شجر پیدا کرو
گلشنِ فردوس کا اعمال سے سودا کرو

کامیابی چاہتے ہو راہِ ہستی میں اگر
ہر قدم پر نقشِ پائے مصطفےٰ دیکھا کرو

طاعتِ حق اِتباعِ مصطفےٰ کا نام ہے
قُربِ حق کے واسطے عشقِ نبی پیدا کرو

خود خُدا کہتا ہے اُن کے خُلق کو خُلقِ عظیم
اب ذرا اخلاقِ پیغمبر کا اندازا کرو

Scanned by CamScanner

میرا ذمہ ہے غلامی معتبر ہو جائے گی
ہر عمل میں اپنے آقا کی رضا ڈھونڈھا کرو

پہلے سمجھو ثانیِ اثنین اذ ھما فی الغار کو
پھر ذرا صدّیق کے رتبے کا اندازا کرو

شانِ فاروقی اشداءُ علی الکفّار ہے
منکروں کی بزم میں اس بات کا چرچا کرو

دستِ عثمانِ غنیؓ ہے دستِ محبوبِ خدا
چشمِ دل سے بیعتِ رضواں کا نظارا کرو

شہرِ علمِ مصطفےٰ کا در علی مُرتضےٰؓ
واسطے سے ان کے علم و آگہی مانگا کرو

دیکھ لو دل میں نہ ہو کوئی بجز ذاتِ نبی
سوچ کر ساجد نبی کے عشق کا دعویٰ کرو

Scanned by CamScanner

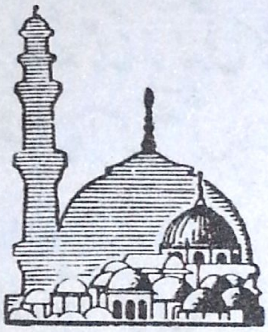

درِ نبیؐ کا پتہ اولیا سے ملتا ہے
یہ سلسلہ ہی تو جا کر خدا سے ملتا ہے

نظامِ دہر کا چلتا ہے اُن کی مرضی سے
جسے جو ملتا ہے اُن کی رضا سے ملتا ہے

ثبوتِ حق نے بُلا کر دیا شبِ معراج
کہ آشنا ہی کسی آشنا سے ملتا ہے

Scanned by CamScanner

کلامِ حق ہے سراسر قصیدۂ محبوب
پتہ حبیبِ خدا کا خُدا سے ملتا ہے

جسے ہو سجدہ گزاری درِ نبیؐ کی نصیب
سر اس کا رتبہ میں عرشِ عُلا سے ملتا ہے

حضورؐ بعدِ خُدا داستانِ ہستی ہیں
تمہارا نام ہے جو ابتدا سے ملتا ہے

ہے نقشِ پائے نبیؐ زندگی کا سرمایہ
سُراغِ منزل اِسی نقشِ پا سے ملتا ہے

ہے رہ نمارہِ ہستی ہیں ہر عمل اُن کا
شعورِ زیست تو ان کی ادا سے ملتا ہے

سُرور اسی کا تو رہتا ہے تا ابد ساجد
جو جام میکدۂ مصطفٰے سے ملتا ہے

Scanned by CamScanner

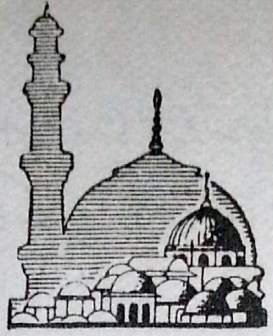

ق

آسماں کی زمیں کی بات کرو
یا بہشتِ بریں کی بات کرو

ہم تو طیبہ کی بات کرتے ہیں
واعظو تم کہیں کی بات کرو

کیوں بزرگوں پہ طنز کرتے ہو
تم جہاں ہو وہیں کی بات کرو

اگر انجام چاہتے ہو بخیر
خاتم المرسلیں کی بات کرو

ہر مُصیبت کو بھول جاؤ گے
رحمتِ عالمیں کی بات کرو

Scanned by CamScanner

کھولنے ہوں جو رازِ سربستہ
رازِ حق کے امیں کی بات کرو

چاند سورج تو ڈوب جاتے ہیں
ان کے رُوئے حسیں کی بات کرو

دشت و صحرا ہیں گھر میں محفل میں
لامکاں کے مکیں کی بات کرو

ذہن اور دل میں خوشبوئیں بھر لو
گیسوئے عنبریں کی بات کرو

کیوں پریشان ہو گنہگارو
شافعِ مُذنبیں کی بات کرو

دین و دُنیا سنوار لو ساجد
جانِ دنیا و دیں کی بات کرو

Scanned by CamScanner

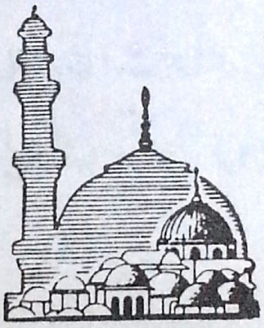

ہے زہد میں نہ گریۂ شام و سحر میں ہے
مرضی خدا کی اُلفتِ خیرُ البشر میں ہے

ذرے ہیں کچھ نجوم کوئی مہر کوئی ماہ
اک آسمان آپ کی گردِ سفر میں ہے

Scanned by CamScanner

دیکھو حضورؐ کو جو حقیقت نگر ہو آنکھ
نورِ خدائے پاک لباسِ بشر میں ہے

مجھ کو ستائیں کیوں غمِ دوراں کی الجھنیں
سَودائے زلفِ صاحبِ لولاک سر میں ہے

وہ کون ہے جو دیکھے مکمل نبیؐ کا حُسن
تھوڑا سا عکس تابشِ شمس و قمر میں ہے

تم نے جسے نظر سے گرایا وہ کچھ نہیں
حیثیت اس کی ہے جو تمہاری نظر میں ہے

اللہ کی ہے طاعت اطاعت رسولؐ کی
خلدِ بریں بھی ساجدؔ اسی رہ گزر میں ہے

Scanned by CamScanner

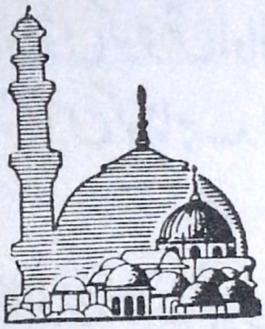

جاں فدا کی نہ دل نثار کیا
دعوئ عشق بار بار کیا

چھوڑ دی طاعتِ حبیبِ خدا
کیا طریقہ یہ اختیار کیا

بے نوائی پہ اکتفا کرلی
بے وفائی کا کاروبار کیا

Scanned by CamScanner

آخرت کی نہ فکر کی بالکل
صرف دنیا پہ انحصار کیا

اپنے اعمال سے سرِ محشر
اپنے آقا کو شرمسار کیا

ساری دنیا نے جن کو دھتکارا
تم نے ان بیکسوں سے پیار کیا

کج اداؤں کو خوش ادائی دی
بے نواؤں کو تاجدار کیا

ان کا اذنِ طلب نہیں آیا
ہم نے اک عمر انتظار کیا

سب نظر آئے بے گنہ ساجد
اپنے عیبوں کو جب شمار کیا

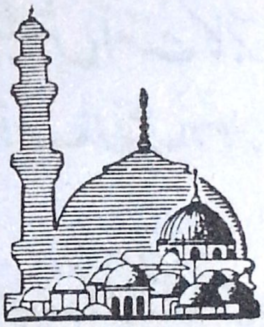

میرے ہمدم، مرے غم خوار رسولِ عربیؐ
نگہِ لطف ہو اک بار رسولِ عربیؐ

جس نے صحرا کو بھی سیراب کیا باغ کو بھی
تم ہو وہ ابرِ گہر بار رسولِ عربیؐ

صرف اک جلوہ فقط ایک ہی جلوہ دمِ نزع
میرے آقا مرے سرکار رسولِ عربیؐ

بخشی جاتی ہے غُلاموں کو جہاں آقائی
ہے وہ بس آپ کا دربار رسولِ عربیؐ

سینۂ اہلِ محبت میں ہے دل کی صورت
آپ کے دشت کا ہر خار رسولِ عَربیؐ

کرمِ خاص کی حاجت ہے ہمیں آج کہ پھر
کُفر ہے برسرِ پیکار رسولِ عَربیؐ

مسئلہ بخششِ اُمّت کا بروزِ محشر
تمہیں آساں ہمیں دُشوار رسُولِ عَربیؐ

پاس میرے کوئی نیکی نہیں پھر بھی ساجد
بخشوانے کو ہیں تیّار رسُولِ عَربیؐ

Scanned by CamScanner

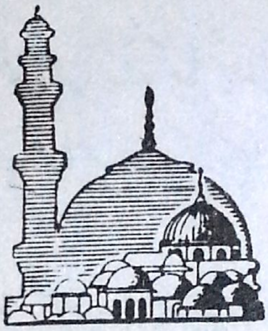

بخشوا لیں گے رحم کھا کے مجھے
لے چلو پاس مصطفٰیؐ کے مجھے

میں غلامِ نبیؐ ہوں گردشِ وقت
کیا ملے گا تجھے ستا کے مجھے

نہ رہا کوئی خوفِ روزِ حساب
دامنِ مصطفٰیؐ میں آ کے مجھے

سب غموں سے نجات مل جائے
آپ دیکھیں جو مُسکرا کے مجھے

پوچھیے مجھ سے میرا حالِ تباہ
اپنے دربار میں بُلا کے مجھے

میں ہوں نا آشنائے رسمِ وفا
آپ دیکھیں نہ آزما کے مجھے

ظلم میں نے کیا بُھلا کے تمہیں
تم نے احساں کیا بچا کے مجھے

حشر کے دن فرشتے دیکھیں گے
ان کی تصویر سے مِلا کے مجھے

خلد بخشی رسول نے ساجد
راہِ ایمان پر لگا کے مجھے

Scanned by CamScanner

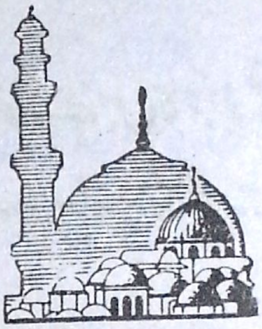

بنا کے عشق کو جب میرِ کارواں دیکھا
وہاں وہاں اُنہیں پایا جہاں جہاں دیکھا

جہاں میں فیض کے سوتے ہزار خشک ہوئے
تمہارے فیض کا دریا مگر رواں دیکھا

ہے اُنکی شرع ہر اک دور کیلئے موزوں
حیات کا کوئی ایسا مزاج داں دیکھا؟

اُنہیں بھُلا دیا ہم نے تو پھر زمانے میں
نہ رازداں کوئی پایا نہ ہم زباں دیکھا

ہمارے جذبۂ دل میں ہی تھی کمی ورنہ
کہاں کہاں تمہیں ڈھونڈا کہاں کہاں دیکھا

وہیں وہیں پہ بنی سجدہ گاہِ اہلِ نظر
تمہارا نقشِ کفِ پا جہاں جہاں دیکھا

ہر ایک خار ہے جس کا حریفِ غنچہ و گُل
بس ایک ایسا مدینہ کا گلستاں دیکھا

قدومِ پاک تھے آغوش میں تصوّر کے
زمیں کی گود میں یوں ہم نے آسماں دیکھا

ہے میری حدِّ نظر ان کی گردِ پا ساجد
نبی کا حُسن ورائے حدِ گماں دیکھا

Scanned by CamScanner

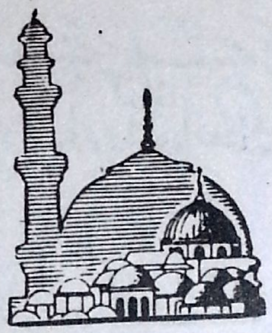

حق نے قرآں میں خُدا کی قسم
کھائی ہے ان کی ہر ادا کی قسم

شرحِ واللیل والقمر سمجھو
گیسو و رُوئے پُر ضیا کی قسم

خارِ غم کا نہیں کوئی کھٹکا
ناخُنِ دستِ مصطفےٰ کی قسم

بجز عصیاں ہمارے دامن میں
کچھ نہیں بختِ نارسا کی قسم

Scanned by CamScanner

منزلوں پر ہمیں پہنچنا ہے
مصطفےٰ کے نقوشِ پا کی قسم

مومنو تم کرو نبیؐ سے وفا
تم کو صدیقؓ کی وفا کی قسم

عدل اپنے پرائے سے برتو
تم کو فاروقِؓ باصفا کی قسم

کر دو سب کچھ فدائے نامِ نبیؐ
تم کو عثمانؓ کی سخا کی قسم

روشنی آگہی کی پھیلاؤ
تم کو عرفانِ مرتضےٰؓ کی قسم

دل سے ان کا غلام بن ساجدؔ
بخشوا لیں گے وہ خدا کی قسم

Scanned by CamScanner

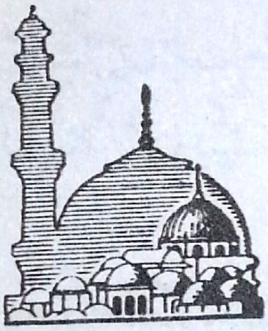

حشر میں سر سے بلا نار کی ٹالی کیسی
میرے آقا نے مری بات بنالی کیسی

مُردنی چھائی تھی چہرے پہ مریضِ غم کے
لیتے ہی نامِ نبی چھائی بحالی کیسی

خلشِ کفر ہوئی دور دلِ انساں سے
ناخُنِ لطف نے یہ پھانس نکالی کیسی

Scanned by CamScanner

بارشِ سنگ کے بدلے لبِ رحمت پہ دُعا
میرے آقا کی طبیعت ہے نرالی کیسی

مختلف رنگوں کے لوگوں کو بنا دے یک رنگ
میرے سرکار کی کملی بھی ہے کالی کیسی

حشر تک سارے مسلمان ہیں بھائی بھائی
تم نے بُنیاد مساوات کی ڈالی کیسی

قلب ہوتا ہے تمہیں چاہنے والا کیسا
آنکھ ہوتی ہے تمہیں دیکھنے والی کیسی

کچھ بتا روضۂ سرکار سے آنے والے
کیسی دیوار ہے در کیسے ہیں جالی کیسی

بحرِ عصیاں میں تھا طوفان بلا کا ساجد
میری کشتی مرے آقا نے بچالی کیسی

Scanned by CamScanner

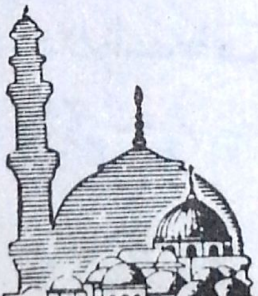

حق کا رستہ کدھر سے ملتا ہے
وہ جدھر ہیں اُدھر سے ملتا ہے

ساری دنیا کے دینے والوں کو
میرے آقا کے در سے ملتا ہے

Scanned by CamScanner

مہر و ماہ و نجوم کو سب نور
رُوئے خیرُ البشر سے ملتا ہے

اس کا ہم سر کوئی نہیں ملتا
جس کا سر اُن کے در سے ملتا ہے

حق نگاہی کے واسطے سُرمہ
اُن کی گردِ سفر سے ملتا ہے

اُن کو چاہے تو اُن کی راہ پہ چل
ہم سفر ہم سفر سے ملتا ہے

اُن کے دریائے لُطف کا جلدا
سِلسِلہ چشمِ تر سے ملتا ہے

Scanned by CamScanner

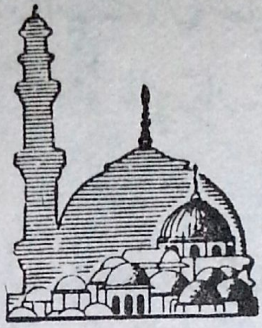

آپ جیسا نہیں کونین میں اعلےٰ کوئی
اور مجھ سا بھی نہیں بے کس و تنہا کوئی

اوّلِ خلق ہیں وہ صاحبِ معراج ہیں وہ
ان کا ثانی نہ ہوا کوئی نہ ہوگا کوئی

میرے نزدیک رہِ عشقِ محمدؐ کے سِوا
باغِ فردوس کو جاتا نہیں رستا کوئی

زیب دے گی اسے آقائی زمانے بھر کی
ہو کے دیکھے تو غلامِ شہِ والا کوئی

خواہشِ دیدِ رُخِ سرورِ عالم کے سِوا
آرزو کوئی نہ حسرت نہ تمنا کوئی

Scanned by CamScanner

واقفِ راز و نیازِ شبِ معراج ہے کون
پیشِ حق ان کے سوا اور نہیں تھا کوئی

ہم کو بس آپ کے نقشِ کفِ پا کی ہی تلاش
عمر بھر ڈھونڈتا پھرتا رہے سایا کوئی

پاؤں کی گرد کے ذرّوں میں مرے آقا کی
ماہ کوئی ہے کوئی مہر ستارا کوئی

آئے اور دامن سرکار پکڑ لے آکر
ساری دنیا میں نہ ہو جس کا سہارا کوئی

روزِ محشر مجھے دامن میں چھپا لیں آکر
مجھ سیہ کار کا دیکھے نہ تماشا کوئی

ان کے بازو کی توانائی کے صدقے نسا جلک
گردشِ وقت کا مجھ کو نہیں کھٹکا کوئی

Scanned by CamScanner

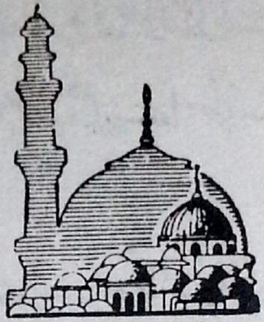

دَرِ فردوس کی کُنجی ہے اطاعت اُنکی
دولتِ جذبۂ ایماں ہے بدولت اُنکی

ابتدا معرفتِ حق کی، محبت اُنکی
تکملہ کارِ نبوت کا رسالت اُنکی

بخشوائیں گے وہ ہر اچھے بُرے کو اپنے
عاصیو روزِ ازل سے ہے یہ نیت اُنکی

پھر تو دنیا بھی گئی، دیں بھی گیا عقبیٰ بھی
نظر انداز جو کردے کہیں رحمت اُنکی

ایسے مجرم کے بَری ہونے میں پھر کیا ہے کلام
جس کو حاصل ہو سرِ حشر وکالت اُنکی

Scanned by CamScanner

مرحلہ قبر کا ہو یا ہو حسابِ محشر
ساتھ دیتی ہے بہر حال محبّت انکی

اُن کے بازو کی توانائی ہے ہمت اپنی
پشت پر اب بھی ہے اسلام کے قوّت اُنکی

درِ جنّت پہ یہ ہو گا لبِ رضواں پہ سوال
جائے جنّت میں جو لایا ہو اجازت اُنکی

کفِ دست اُنکا حریفِ یدِ بیضائے کلیم
نہیں محتاجِ عصا قوت و ہمّت اُنکی

روضۂ پاک کا دیدار میسّر ہو جنہیں
آنکھ ان کی ہے نظر انکی بصارت اُنکی

کوئی کتنا ہی گنہگار ہو لیکن ساجد
بخشوانے کو ہے تیّار شفاعت اُنکی

Scanned by CamScanner

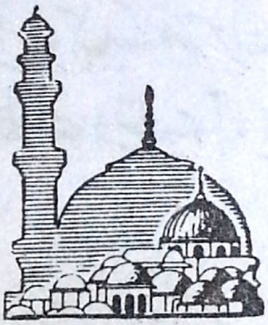

شاہِ اُمم کا بخش کے اعزاز آپ کو
اللہ نے کیا ہے سرافراز آپ کو

پتھر سے بولنے کو جو کہہ دیں تو بول اُٹھے
بخشے ہیں حق نے وہ لبِ اعجاز آپ کو

معراج میں بُلا کے پُراسرار قرب میں
اللہ نے بتا دیئے سب راز آپ کو

موجود ہیں مدد کو ہر اک کی صدا پہ آپ
آتی ہے ہر مقام سے آواز آپ کو

بس عشق کی رسائی ہے سرکار کے حضور
کیا پا سکے گی عقلِ فسوں ساز آپ کو

صدّیقؓ ہوں عمرؓ ہوں کہ عثمانؓ ہوں یا علیؓ
چاروں کی دوستی پہ رہا ناز آپ کو

ساجد بھی آپ ہی کے غلاموں کا ہے غلام
اس واسطے سے دیتا ہے آواز آپ کو

Scanned by CamScanner

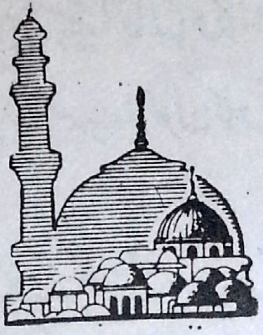

وہ کبھی اپنے ہی قد کے نہ برابر آئے
میرے سرکار کی نظروں سے جو گر کر آئے

پشت پر ہے مری اب قوتِ بازوئے نبیؐ
گردشِ وقت اب آئے تو سنبھل کر آئے

شافعِ حشر نہیں کوئی محمدؐ کے سوا
یوں تو دنیا میں ہزاروں ہی پیمبر آئے

ان کے نزدیک نہیں شاہ و گدا کی تخصیص
ہو کے وہ سب کے لئے رحمتِ داور آئے

Scanned by CamScanner

چھو نہ پائے گی کبھی نارِ جہنّم ان کو
روضۂ پاک کی جالی کو جو چھو کر آئے

پھول برسائے دعاؤں کے اُنھوں نے اس سمت
جس طرف سے مرے سرکار پہ پتھر آئے

حشر میں چاہیئے آقا کی وکالت مجھ کو
سامنے جب مرے اعمال کا دفتر آئے

تھے جو تقدیر کے کھوٹے وہ رہے دُور ان سے
بزم میں اُن کی مقدر کے سکندر آئے

نام لیواؤں کو اپنے سرِ محشر ساجد
اپنے دامن میں لیئے شافعِ محشر آئے

Scanned by CamScanner

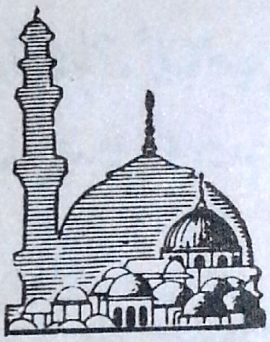

رہ بر رہِ حیات میں طاعت ہے آپ کی
کنجی درِ جناں کی محبّت ہے آپ کی

حاصل مجھے جہاں میں حمایت ہے آپ کی
محشر میں میرے ساتھ شفاعت ہے آپ کی

میں آپ کا غلام ہوں میرا ہے یہ شرف
ممدوحِ حق ہیں آپ یہ عزّت ہے آپ کی

Scanned by CamScanner

اب حشر تک جہاں کو نہیں حاجتِ رسول
اس درجہ کامیاب رسالت ہے آپ کی

اللہ ایک ہے، کوئی اس کا نہیں شریک
یہ دولتِ یقین بدولت ہے آپ کی

زر شاہ کو ملا تو قناعت فقیر کو
کیسی ادا شناس سخاوت ہے آپ کی

پتھر اُدھر ہیں ہاتھ میں لب پر اِدھر دُعا
یہ حوصلہ یہ ضبط یہ ہمت ہے آپ کی

ایسے رفیقِ کار تھے صدّیقؓ اور عمرؓ
ان کو نصیب آج بھی قربت ہے آپ کی

ساجد کے سر پہ دستِ جنابِ رؤف ہے
یہ آپ کا کرم یہ عنایت ہے آپ کی

Scanned by CamScanner

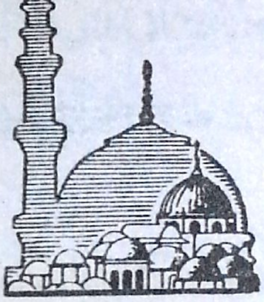

میرے سرکار مدینے میں بُلا لو مجھ کو
اور بُلا کر اسی بستی میں بسا لو مجھ کو

بس اسی در کی گدائی کی مجھے عادت ہے
اپنے در سے نہ خدا کے لئے ٹالو مجھ کو

راہ پُر پیچ ہے اور بارِ گنہ سر پر ہے
گر نہ جاؤں کہیں سرکار سنبھالو مجھ کو

Scanned by CamScanner

سُرخروئی کا مری ایک طریقہ ہے یہی
میں سیہ کار ہوں کملی میں چھپا لو مجھ کو

انکے دامن میں فرشتو میں چھپا بیٹھا ہوں
تم سے ممکن ہو تو اب ڈھونڈھ نکالو مجھ کو

میں سیہ کار و گنہگار و بداطوار سہی
نام لیوا تو تمہارا ہوں نبھا لو مجھ کو

میرے اعمال ہوں ایسے کہ کہوں محشر میں
[redacted] سے ملا لو مجھ کو میرے آقا کے غلاموں

میں تو ساجد ہوں فقط ساجد کوئے احمد
نہیں ممکن کہ کہیں اور جھکا لو مجھ کو

Scanned by CamScanner

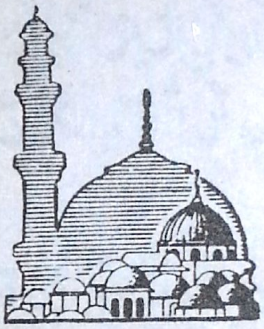

کون سمجھے کون جانے اِنتہائے مصطفٰے
اِنتہائے عشق سے ہے اِبتدائے مصطفٰے

پَرتوِ نورِ الٰہی ہے ضیائے مصطفٰے
رہ برِ راہِ وفا ہے نقشِ پائے مصطفٰے

مرتبے میں عرش سے افضل نہ کیوں سمجھوں اسے
کیا دلِ مومن نہیں خلوت سرائے مصطفٰے

Scanned by CamScanner

آج ہی دُنیا کا ہر اک مسئلہ ہو جائے حل
ہو میسّر ذرّہ ذہنِ رسائے مصطفےٰؐ

پھر نظر آئے ہمیں باطل کا دم گھٹتا ہُوا
پھر اُٹھے چشمِ حقیقت آشنائے مصطفےٰؐ

میری نظروں میں فروتر ہے یہ تاج و تخت سے
کس کی قسمت ہے جو پائے خاکِ پائے مصطفےٰؐ

رات دن گردش میں ہیں کیوں ماہتاب و آفتاب
ہے انہیں شاید تلاشِ گردِ پائے مصطفےٰؐ

تیری استعداد تو ساجدؔ بہت محدود ہے
تجھ سے ہو سکتی نہیں مدح و ثنائے مصطفےٰؐ

Scanned by CamScanner

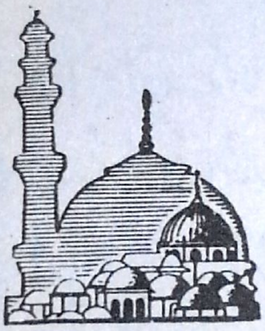

وَاللیل ہے حضور کی زُلفِ دُوتا کا نام
وَالشمس ہے ضیائے رُخِ مصطفےٰ کا نام

جو اُن سے منحرف ہے وہ حق کے خلاف ہے
ایمان ہے وِلائے حبیبِ خُدا کا نام

اللہ کی رضا ہے اِطاعت میں آپ کی
فضلِ خدا ہے آپ کے جود و عطا کا نام

Scanned by CamScanner

دُنیا نے ہر مریضِ معاصی کے واسطے
دارُ الشِفا رکھا ہے درِ مصطفٰےؐ کا نام

روزِ ازل قضا کے قلم سے بخطّ نور
بُوبکرؓ لکھ دیا گیا صِدق و صفا کا نام

سب سے زیادہ جس سے عیاں ہو پیمبری
فارُوقؓ ہے نبیؐ کی اُسی اک ادا کا نام

سب سے سِوا اُنہوں نے کیا خرچ دین پر
عُثمانؓ ہے رسُول کی شانِ سخا کا نام

زورِ علیؓ ہے قوتِ بازُوئے مُصطفٰےؐ
مشکل کو ٹال دیتا ہے شیرِ خُدا کا نام

ساجد نبیؐ کا ذکر ہے وجہِ قرارِ دل
اور اُن کا نام دردِ جگر کی دوا کا نام

Scanned by CamScanner

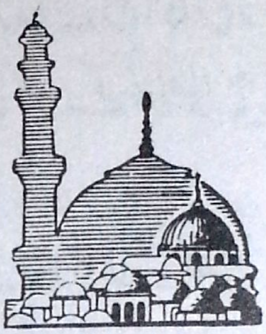

بصد خلوص، بصد احترام آتا ہے
پسِ سلام، خدا کا پیام آتا ہے

جُھکاؤ سر درِ خیرُ الانام آتا ہے
کہ ہر قضا کی ادا کا مقام آتا ہے

قسیمِ کوثر و تسنیم فخرِ نوح و کلیم
"خدا کے بعد تمہارا ہی نام آتا ہے"

تمہارے جلوۂ رنگیں کے بعد آنکھوں کو
مہ تمام نظر ناتمام آتا ہے

Scanned by CamScanner

کچھ ایسے ملتی ہے اُس در پہ دادِ تشنہ لبی
کہ اُڑ کے ہاتھ میں کوثر کا جام آتا ہے

غرورِ بوُلہبی اور کبرِ بوجہلی
یہ کانپ اُٹھتے ہیں جب انکا نام آتا ہے

اُنہیں زمانے کی آقائی زیب دیتی ہے
کہ جن کا اُن کے غلاموں میں نام آتا ہے

تمہارے اذنِ طلب کو ترس گئیں آنکھیں
نہ صبح آتا ہے کوئی نہ شام آتا ہے

سگانِ کوئے نبیؐ کاش اِنہیں قبول کریں
جگر کے ٹکڑے لیئے یہ غلام آتا ہے

حریف اِس لیئے ناکامیاب ہیں ساجد
کہ بار بار زباں پر وہ نام آتا ہے

Scanned by CamScanner

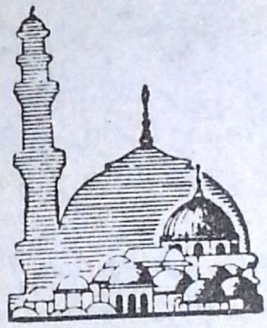

وہ اپنے در پہ ہم کو بُلائیں تو بات ہے
اور جا کے ہم وہاں سے نہ آئیں تو بات ہے

سُوکھی پڑی ہیں جذبۂ ایماں کی کھیتیاں
طیبہ سے چل کے آئیں گھٹائیں تو بات ہے

اپنا اگر ہم ان کو بتاتے رہیں تو کیا
اپنا وہ ہم کو آپ بتائیں تو بات ہے

ہم عشق کا زباں سے دعویٰ کریں تو کیا
عشقِ نبی میں خود کو نہ پائیں تو بات ہے

یہ تو بجا کہ اُن سے رکھیں ہم کرم کی آس
ہم بھی وفا کا عہد نبھائیں تو بات ہے

رحمت کا مستحق وہ سمجھنے لگیں ہمیں
ہم خود کو اس مقام پہ لائیں تو بات ہے

جب حشر میں ہو پیشِ خدا میری فردِ جرم
اس دم وہ میری بات بنائیں تو بات ہے

کیا خاک لائے چاند پہ جا کر خلاء نواز
گردِ رہِ رسُول کو پائیں تو بات ہے

ساجد وہ بخشیں اِذن حضوری کا اور ہم
اُن کے حُضور نعت سُنائیں تو بات ہے

Scanned by CamScanner

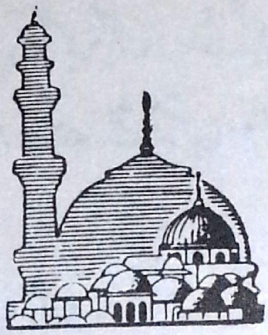

مرحبا فرش پہ وہ عرش مقام آتے ہیں
جو ہر اک حال میں ہر ایک کے کام آتے ہیں

اُس کے محبوب پہ جو بھیجتے رہتے ہیں درود
حق کی جانب سے انہیں بھی تو سلام آتے ہیں

جانِ خستہ کی قسم، قلبِ شکستہ کی قسم
راہِ اُلفت میں بڑے سخت مقام آتے ہیں

شبِ اسریٰ ہے فرشتوں کے لیئے عید کا دن
عرش پہ آج رسولوں کے امام آتے ہیں

Scanned by CamScanner

حشر میں دیکھو تو اعزاز غلامانِ نبیؐ
اپنے دامن میں لیے شاہِ انام آتے ہیں

اُن پہ ہی ختم نبوت بھی رسالت بھی تمام
حق کے محبوب بہ ایں حُسن تمام آتے ہیں

گھر سے جاتے ہیں تہی دست و تہی داماں لوگ
اور اس در سے لیے عیشِ دوام آتے ہیں

تھے جو دنیا میں مئے عشقِ نبیؐ سے سرشار
حشر میں کوثر و تسنیم بجام آتے ہیں

بعدِ حق سرورِ دیں سب سے بزرگ و برتر
اور پھر رُتبے میں اصحابِ کرام آتے ہیں

اُن کی خاکِ کفِ پا کا ہے یہ رُتبہ ساجد
اس کے ذرّوں کو ستاروں کے سلام آتے ہیں

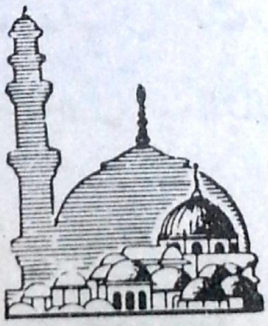

اُن کے کرم کا مہر کا لُطف کا کیا شمار
ہے
جن کے غلام کا غلام صاحبِ اختیار
ہے

وعدۂ رحمتِ خُدا یوں تو سُنا ہے بارہا
عقل کو انتظار ہے عِشق کو اعتبار
ہے

Scanned by CamScanner

حالِ زبونِ قلب و جاں اُن سے میں کیا کروں بیاں
اُن سے نہیں ہے کچھ نہاں اُن پہ سب آشکار ہے

اُن کے علوئے ذات کی کس کو ہوئی ہے آگہی
اُن کی تو گردِ راہ بھی حدِّ نظر کے پار ہے

چاروں طرف سے آفتیں گھیرے ہوئے ہیں یوں ہمیں
ہیں جو عمل پسند انہیں ہم کو انہیں سے عار ہے

صبر نہ جذبۂ سپاس کچھ بھی نہیں ہے میرے پاس
پھر بھی ہے رحمتوں کی آس فضل کا انتظار ہے

جُنبشِ لب سے آپ کی قسمتِ دہر کھل گئی
ساجدِ پُر گُناہ بھی آپ کا جاں نثار ہے

Scanned by CamScanner

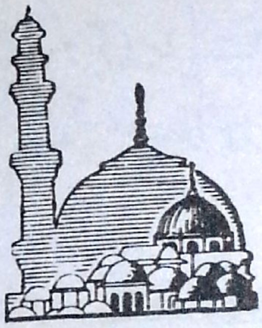

دل میں جب عشقِ نبی انجمن آرا ہوگا
اوج پر اپنے مقدر کا ستارا ہوگا

اُن کے الطاف کی تاخیر پہ حیران نہ ہو
تو نے سرکار کو دل سے نہ پکارا ہوگا

شافعِ حشر بنایا ہے انہیں کو حق نے
حشر میں صرف محمد کا سہارا ہوگا

Scanned by CamScanner

انکا کہلاؤں غلام اور پھروں خوار وذلیل
ان کی رحمت کو بھلا کیسے گوارا ہوگا

جب شہِ جنّ و بشر عرش پہ پہنچے ہونگے
عرش نے چاند تصدق میں اُتارا ہوگا

فیصلہ روزِ ازل سے یہ ہُوا رکھا ہے
بس وہی ہوگا خدا کا جو تمہارا ہوگا

حق نے تم کو ہی بنایا ہے فقط رحمتِ کُل
تم نہ ہوگے تو بھلا کون ہمارا ہوگا

ہجرِ سرکارِ دو عالم کا یہ ساجد ہے مریض
چارہ گر تجھ سے نہ اس درد کا چارا ہوگا

Scanned by CamScanner

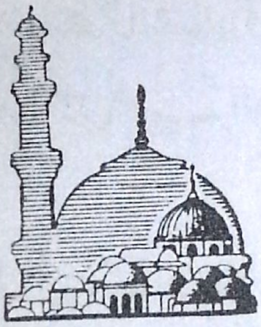

میری منزل ہے تمہاری رہ گزر آقا مرے
اور تمہارا در مری حدِ نظر آقا مرے

نعمتیں اللہ دیتا ہے مرا ایمان ہے
ہیں پر اس انعام کی تقسیم پر آقا مرے

سب سے بہتر، سب سے برتر، سب سے اعلیٰ سب کے پا
بعدِ حق سب سے بزرگ المختصر آقا مرے

Scanned by CamScanner

سارے نبیوں کو ہے حاصل اعتبارِ کردگار
لیکن اُن سب میں ہیں سب سے معتبر آقا مرے

میری آنکھوں کا ہے سُرمہ آپ کے قدموں کی دُھول
آپ کی نعلین میرا تاجِ سر آقا مرے

ربط اِس در سے تو میری رُوح کی فطرت میں ہے
کیسے جاؤں آپ کا در چھوڑ کر آقا مرے

دہر پر سب سے بڑا احسانِ حق ان کا وجُود
رحمۃ اللعالمین خیرُ البشر آقا مرے

میں مکاں کی حد میں رہ کر لامکاں کو دیکھ لوں
ایک بار آجایئے بس میرے گھر آقا مرے

فاصلے اور وقت کی قیدیں ہی یکسر اُٹھ گئیں
جب گئے مِلنے خُدا سے عرش پر آقا مرے

ساری دُنیا میں مثال اس خُلق کی ممکن نہیں
ہیں فقط معیارِ اخلاقِ بشر آقا مرے

Scanned by CamScanner

سُرخ روشیطان کی دہلیز پر بیٹھا ہے ظلم
راہِ طائف پر کھڑے ہیں خوں میں تر آقا مرے

ایک کے بعد ایک پتھر آرہا ہے ان کی سمت
دیتے جاتے ہیں دُعا ہر چوٹ پر آقا مرے

یہ زمیں بھی پھر نہ ملنے دیگی اپنی خاک میں
اپنی نظروں سے گرادیں گے اگر آقا مرے

کاش ساجد میری نظروں کو وہ وُسعت دے خدا
میں جدھر دیکھوں نظر آئیں اُدھر آقا مرے

Scanned by CamScanner

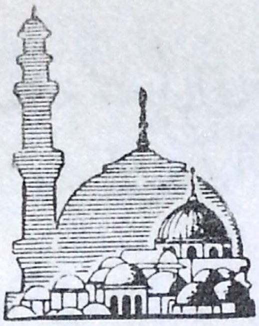

نبیؐ چاہے تو عرفانِ خُدا دے
خُدا چاہے تو عشقِ مصطفےٰ دے

اگر آنکھیں عطا کی ہیں تو یارب
مجھے سرکار کا روضہ دکھا دے

وہیں سرکار آتے ہیں مدد کو
کوئی اُن کو کہیں سے بھی صدا دے

جو بس سائے کے پیچھے دوڑتا ہو
وہ کیا ان کی حقیقت کا پتا دے

Scanned by CamScanner

حقیقت بیں بنا لوں اپنی آنکھیں
کوئی انکے قدم کی دھول لا دے

میں مانگوں غیر سے کیوں اُنکے ہوتے
جو خود منگتا ہو وہ اورونکو کیا دے

قبولیت ہم آغوشِ دعا ہو
کوئی نامِ نبی ﷺ کا واسطا دے

میں اسکو جان و دل صدقے تیں دوں
کوئی اذنِ طلب طیبہ سے لا دے

جو مر سکتا ہو نامِ مصطفٰے پر
اسی کو صرف جینے کی دعا دے

ق

بجز سرکار کے ہے کون ایسا
جو ہم کو خوابِ غفلت سے جگا دے

یہ کیسی بے حسی کی زندگی ہے
نہ دل زندہ نہ مستحکم ارادے

Scanned by CamScanner

حدیثِ عشق سے نا آشنا گوش
کتابِ دل کے سب اوراق سادے

ہے تقوے کی ردا تو پارہ پارہ
مگر جسموں پہ ہیں زرّیں لبادے

گناہوں سے کریں ہر شام توبہ
مگر ہر صبح پھر ان کے اِعادے

کوئی طاقت ہو پیچھے دوڑتے ہیں
معیّن منزلیں ہیں اور نہ جادے

نہیں ساجد کوئی ان کے علاوہ
جو ہم سے بے کسوں کو آسرا دے

Scanned by CamScanner

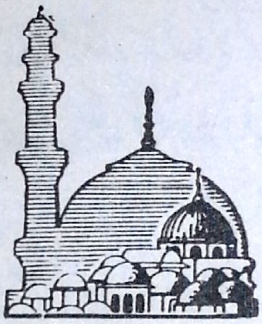

امید ہے کرم چشمِ مصطفےٰؐ سے مجھے
رہائی مل کے رہے گی ہر اک بلا سے مجھے

میں اُن کا بندۂ در ہو گیا یہ کافی ہے
نہ ابتدا سے غرض ہے نہ انتہا سے مجھے

انہوں نے باندھ رکھی ہے کمر شفاعت پر
وہ بخشوا کے رہیں گے مرے خُدا سے مجھے

Scanned by CamScanner

یہ میں کہ زیست کے ہر مرحلے پہ گھبرایا
یہ اُن کی شان کہ دیتے رہے دلاسے مجھے

عطا ہوا جو بلالؓ و اویس قرنیؓ کو
نواز دیجیے اُس دردِ لادوا سے مجھے

صِلے میں مدح کے کوثر کا جام ہو گا عطا
تکیں گے رشک سے محشر میں سب پیاسے مجھے

تمہارا نام میں لیتا رہوں تو گردشِ وقت
کبھی ہٹا نہ سکے گی رہِ وفا سے مجھے

وہی تو ضامنِ کیفِ دوام ہے ساجد
مِلا ہے جام جو مے خانۂ وفا سے مجھے

Scanned by CamScanner

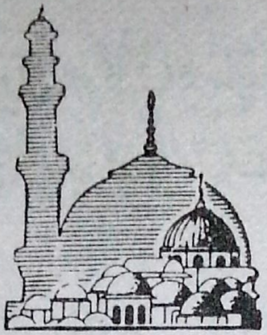

میں کہاں اور مدحتِ سرکارِ دو عالم کہاں
خاک کے ذرّے کی زد میں کیسے آئے آسماں

ہے خدا جب خود ہی قرآں میں نبی کا مدح خواں
کیا کرے کوئی بشر اُن کے مراتب کا بیاں

باعثِ تخلیقِ آدم، حاصلِ کون و مکاں
سرور و سردارِ عالم مالکِ باغِ جناں

دو کمانوں سے بھی کچھ کم تھا خدا سے فاصلہ
کون جانے وہ شبِ معراج پہنچے تھے کہاں

اُن کی منزل کا تعیّن ماورائے فہم ہے
اُن کی گردِ پا کے ذرّوں سے بنی ہے کہکشاں

Scanned by CamScanner

گلشنِ طیبہ سے جاتی ہی نہیں آکر بہار
ہے خزاں ناآشنا میرے نبیؐ کا گلستاں

اس پہ کیوں ہو گا نبیؐ کا سایۂ دامانِ لطف
جو بھی ان کے چاہنے والوں سے ہو گا بدگماں

مایۂ قلب و نظر، سرمایۂ جان و جگر
اُن کی حسرت، اُنکا ارماں، اُنکا عشقِ بیکراں

اہلِ باطل نے جو پھینکے تھے کبھی اُن کی طرف
اب بھی ہے ان پتھروں کا قلبِ مومن پر نشاں

کوئی ہو سکتا ہے کیسے لب کُشا اُن کے حضور
ہیں بس آنکھیں ہی وہاں جذباتِ دل کی ترجماں

اُلفتِ حق ہے محمدؐ کی محبت بالیقیں
طاعتِ حق ہے محمدؐ کی اطاعت میں نہاں

اُنکی اُلفت اُنکی چاہت اُنکی نسبت کے طفیل
خُلد میں جائیں گے مومن کارواں در کارواں

Scanned by CamScanner

نشر کرنے کے لیے اپنا پیامِ آخری
مُنتخب حق نے کیا ہے اُن کا اندازِ بیاں

وَالضحیٰ رُوئے مُبیں وَاللیل زلفِ عنبریں
وَالقمر والشمس حُسنِ احمدی کے ترجُماں

روزِ محشر جائے گا جنّت میں سیدھا بے حساب
جو بھی ہوگا زیرِ دامانِ شفیعِ عاصیاں

آپ ہیں جود و سخا کے بحرِ ناپیدا کنار
اور میں ہوں آپ کے در کا گدائے ناتواں

اپنی اُمّت کی مَدَد کے وَاسطے آجائیے
پیش ہیں ہر ہر قدم پر امتحاں در امتحاں

ضامنِ بخشش ہے ساجد اُن کی اک چشمِ کرم
اور اُن کی جُنبشِ لب زندگی بخشِ جہاں

Scanned by CamScanner

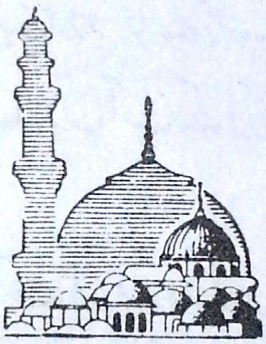

بھیج رہا ہوں مدام تم پہ درود و سلام
تم پہ درود و سلام تم پہ درود و سلام

نازشِ ارض و سما، بارشِ لطفِ خدا
تابشِ ماہِ تمام تم پہ درود و سلام

مرکزِ ہر دائرہ، محورِ ہر سلسلہ
باعثِ ہر صبح و شام تم پہ درود و سلام

Scanned by CamScanner

واقفِ اسرارِ حق، شاہدِ دربارِ حق
لائقِ صد احترام تم پہ درود و سلام

حاکمِ ہر انس و جاں، مالکِ باغِ جناں
وارثِ بیت الحرام تم پہ درود و سلام

مظہرِ ذاتِ خدا، مصدرِ کلُ انبیا
مرجعِ ہر خاص و عام تم پہ درود و سلام

عشق کا آغاز تم، عشق کا انجام تم
حسن ہے تم پر تمام تم پہ درود و سلام

تم کو خدا نے شہا، اپنی ہر اک مِلک کا
کر دیا مختارِ عام تم پہ درود و سلام

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے چھوٹے بڑے
لائے تم ایسا نظام تم پہ درود و سلام

ہادی و رہبر ہو تم، سیّد و سرور ہو تم
تم ہو جہاں کے امام تم پہ درود و سلام

خلق کا حاصل ہو تم، جان ہو تم دل ہو تم
عرشِ معلّٰے مقام تم پہ درود و سلام

رحمتِ داور ہو تم، حامی و یاور ہو تم
مجھ کو ہے بس تم سے کام تم پہ درود و سلام

مالکِ کوثر بھی تم، ساقیِ کوثر بھی تم
میں بھی ہوں اک تشنہ کام تم پہ درود و سلام

میں ہوں مدینے رواں ایسے وسائل کہاں
تم ہی کرو انتظام تم پہ درود و سلام

ساجدِ ناکام کو اذنِ طلب جلد دو
ہے یہ تمہارا غلام تم پہ درود و سلام

Scanned by CamScanner